عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY — KHATM-E-NUBUWWAT — KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۶ | ۴ تا ۱۰/ رمضان ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ ستمبر ۲۰۰۷ء | شمارہ: ۳۵

قیمت: ۷ روپے

روزہ کی حکمتیں

مسائل و احکام رمضان

قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں

موت کی تیاری کیجیے

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

خواتین کا ملازمت کرنا

طیبہ ظہور' اسلام آباد

س:......خواتین کا کسی کمپنی میں مردوں کے ساتھ کام کرنا کیسا عمل ہے؟

ج:......اسلام نے خواتین کو شمع محفل بننے کی بجائے گھر کی زینت بننے اور انسان سازی کے لئے پیدا کیا ہے' اس لئے خواتین کا غیر محارم کے ساتھ کام کرنا اور ملازمت کرنا سمجھ نہیں آتا' ہاں اگر کوئی خاتون معاش بدحالی کا شکار ہو اور اس کا کوئی کفیل نہ ہو تو پردہ کے ساتھ اپنی عزت وعصمت کے تحفظ کے ساتھ مجبوراً کام کرنا جائز ہے۔

س:......خواتین کا غیر محرم مردوں سے بات کرنا اور مذاق کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نیز ننگے سر ہونا اور دوستی کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج:......خواتین کا غیر محارم مردوں سے بے محابا میل جول' ہنسی مذاق کرنا ناجائز اور حرام ہے' اسی طرح غیر محارم سے دوستی گانٹھنا بھی موجب وبال و ہلاکت ہے' خواتین کا بے پردہ اور ننگے سر غیر محارم سے میل جول باعث لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور امت مسلمہ کی بیٹیوں کو ہدایت دے اور ہم سب کی عزتوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

رسم ورواج کی جکڑ بندیاں

علی احمد' بلوچستان

س:......میں سرکاری ملازمت کرتا ہوں لیکن اب تک میری شادی نہیں ہوئی' اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے جہیز سے نفرت ہے جبکہ ہمارے علاقے میں لڑکے والے جہیز دیتے ہیں' جو تقریباً ایک لاکھ تک ہوتی ہے' جبکہ میری مالی حالت درست نہیں ہے' اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:......شریعت نے نکاح کو آسان بنایا تھا اور زنا کو مشکل' مگر افسوس کہ اب لوگوں نے رسم ورواج کی جکڑ بندیوں میں اپنے آپ کو جکڑ کر

مولانا سعید احمد جلال پوری

نکاح کو مشکل بنادیا ہے۔ آپ کسی دوسری برادری میں نکاح کرلیں اور مناسب حق مہر کا انتظام کرلیں اور اپنی پاکیزہ زندگی گزاریں' دیکھا جائے تو موجودہ دور میں اکثر و بیشتر بے راہ رویوں اور زناکاریوں کا سبب یہی رسم و رواج ہے' کیونکہ جب کسی کے پاس اتنی رقم نہ ہوگی تو وہ نکاح کے بجائے غلط کاری کی راہ اختیار کرے گا۔

حرام غذا والی مرغی کا حکم

مقصود عالم قریشی' کراچی

س:......روزنامہ جنگ کراچی کی جمعہ ۳۱/مارچ کی اشاعت میں خبر چھپی ہے کہ پی سی ایس آئی آر کراچی نے یورپ سے بڑے پیمانے پر درآمد شدہ پولٹری فیڈ کو سور کے گوشت (پگ میٹ) سے تیار کئے جانے کی تصدیق کردی ہے' چنانچہ مارکیٹ میں فارم کی جو مرغیاں فروخت کی جاتی ہیں' ان کی پرورش سور کے گوشت سے تیار کردہ فیڈ پر کی جاتی ہے' مطلع فرمائیں کہ فارم کی اس مرغی کا کھانا حلال یا حرام ہے؟

ج:......جب تک یہ تحقیق نہ ہو کہ یہ غذا کیسے تیار ہوتی ہے؟ اور اس میں کتنے فیصد یہ گندگی ہوتی ہے اور یہ گندگی اپنی حالت پر رہتی ہے یا اس کی ماہیت بدل جاتی ہے' اس وقت مرغی نہ کھائی جائے' ایمانی اور اسلامی غیرت کا تقاضا ہے' تاہم مرغی کے حرام ہونے کا فتویٰ نہیں دیا جاسکتا۔

بیٹا' بیٹی کے حقوق

الماس خان' راولپنڈی

س:......اسلامی تعلیمات کی روشنی میں لڑکا' لڑکی کے حقوق برابر ہیں' جبکہ دیکھا گیا ہے کہ والدین لڑکوں پر بہت توجہ دیتے ہیں اور لڑکیوں کو نظر انداز کردیتے ہیں' اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:......بحیثیت اولاد لڑکے' لڑکی کے حقوق برابر ہیں' جو لوگ لڑکوں پر زیادہ توجہ دیتے ہیں اور لڑکیوں کو نظر انداز کرتے ہیں' وہ مشرکین مکہ کا کردار ادا کرتے ہیں' ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرنا چاہئے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد:۲۶ شمارہ:۳۵ ۴تا۱۰/رمضان ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۶تا۲۲/ستمبر ۲۰۰۷ء

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری
علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

اس شمارے میں

حرمین کو قادیانیت کی نجاست سے بچایئے!	۳	مولانا سعید احمد جلال پوری
مسائل و احکامِ رمضان	۷	مفتی عبدالسلام چاٹگامی
روزہ کی حکمتیں	۱۱	مولانا سید زوار حسین شاہ
تحفۂ رمضان	۱۳	صاحبزادہ عزیز الرحمٰن رحمانی
قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں	۱۵	محمد زاہد
موت کی تیاری کیجئے	۱۹	مولانا شہید رشیدی
وقت کی اہمیت	۲۱	مولانا اسرار الحق قاسمی
قادیانی ظلی بروزی کی اصطلاح	۲۳	مولانا اللہ وسایا
خبروں پر ایک نظر	۲۶	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

کمپوزنگ

محمد فیصل عرفان

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، ۴۲۳۴۴۷۶، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

زاویہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

حرمین کو قادیانیت کی نجاست سے بچائیے!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

قادیانیت اسلام دشمنی کا دوسرا نام ہے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت دراصل عبداللہ ابن ابی بن سلول اور اس کی یہودی ذریت کا چربہ ہے جس طرح رئیس المنافقین اسلام دشمنی کی چالوں میں طاق تھا ٹھیک اسی طرح اس کا ہندوستانی بروز مرزا غلام احمد قادیانی بھی بغاوت اسلام میں اس سے کہیں زیادہ طاق ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی دراصل انگریزوں کا وفادار اور مسلمانوں کا ازلی دشمن تھا وہ اور اس کی ذریت ہر وقت اس فکر و سوچ میں رہتے تھے اور ہیں کہ کس طرح قلعۂ اسلام میں نقب لگا کر مسلمانوں پر فتح حاصل کی جائے؟ لیکن بحمداللہ! جس طرح عبداللہ ابن ابی بن سلول زندگی بھر خائب و خاسر رہا ٹھیک اسی طرح اس کا روحانی بیٹا مرزا غلام احمد قادیانی بھی اپنے عزائم کی تکمیل میں ناکام رہا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کو سو سال ہونے کو آئے ہیں لیکن اس کی ناپاک ذریت آج بھی اس کے مشن پر گامزن ہے وہ اب تک کوشاں ہے کہ کسی طرح ان کے باوا کا ناپاک خواب شرمندہ تعبیر ہو جائے اور وہ کسی طرح چوری چھپے قلعہ اسلام میں گھس کر اور اس کی بلند و بالا عمارت کو گرا کر اس پر یہودیت و عیسائیت بلکہ قادیانیت کی بدنما عمارت تعمیر کر سکیں۔

مگر یہ ان کی بھول ہے اس لئے کہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی عزت و ناموس اور ختم نبوت کے تحفظ کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے اور اس کام کے لئے اس نے اپنے ان برگزیدہ بندوں کا انتخاب کیا ہے جو اس کام کو اپنی جان مال اولاد اور عزت و آبرو سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں نے گزشتہ سوا سو سال سے سو سو پینترے بدلے اور مختلف حکمت عملیاں اپنائیں مگر وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکے تا آنکہ ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

قادیانیوں کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ وہ مسلمان بن کر مسلمان کہلا کر بلکہ مسلمانوں میں گھس کر اسلام کے نام پر اپنی ژولیدہ سرگرمیوں کو پروان چڑھائیں یہی وجہ ہے کہ انہوں نے کبھی بھی اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کیا اس لئے کہ اگر وہ اپنے آپ کو غیر مسلم مان لیتے تو سارا قضیہ ہی ختم ہو جاتا۔

اگر وہ اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کر لیتے تو ان کی جداگانہ مذہبی حیثیت سے وہ مسلمانوں میں گھل مل سکتے نہ وہ اسلام کے نام پر مسلمانوں کو دھوکا دے سکتے نہ مسلمانوں کو تبلیغ کر سکتے نہ اپنی عبادت گاہوں و اسلامی عبادت گاہ کا نام دے سکتے نہ اسلامی اصطلاحات استعمال کر سکتے نہ مسلمانوں کی عبادت گاہوں میں جا سکتے اور نہ ہی حرمین میں داخل ہو کر بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کر سکتے۔

چنانچہ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کے بعد جب قادیانیوں نے اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہ کیا اور عملاً اس کی مخالفت کرنے لگے تو ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی ضرورت پیش آئی تاکہ قادیانیوں کی خفیہ سرگرمیوں کا سدباب کیا جا سکے نیز پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کی ضرورت بھی اسی لئے پیش آئی کہ ان کے حرمین کے داخلہ پر پابندی عائد کی جا سکے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ حرمین میں کسی غیر مسلم کا داخلہ ممنوع ہے جبکہ قادیانیت دنیائے کفر کا وہ بدترین کفر ہے جس کا مقابلہ کوئی کفر نہیں کر سکتا اس کے علاوہ قادیانی یہودی ایجنٹ اور اسرائیلی حلیف ہیں ان کی کوشش ہے کہ کسی طرح حرمین میں داخل ہو کر اس ارض مقدس کو ناپاک کرنے کے علاوہ اسرائیل کی جاسوسی کے فرائض انجام دے سکیں۔

بحمداللہ! ۱۹۸۴ء کی اس آئینی ترمیم اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کے اندراج کی برکت سے قادیانی سازشیں ناکام ہو گئیں اور ان کی حرمین میں داخلہ کی کوششیں ناکام ہو گئیں۔

بایں ہمہ قادیانی ہروقت اس سازش وکوشش میں رہتے ہیں کہ کسی حیلے بہانے سے حرمین میں داخل ہوکر مسلمانوں اور امت مسلمہ کو زک پہنچائیں۔ چنانچہ آپ کو یاد ہوگا کہ گزشتہ سال اسی طرح کی ایک قادیانی سازش پکڑی گئی تھی‘ جس میں متعدد قادیانی‘ مسلمانوں کے نام پر حرمین میں داخل ہونے میں کامیاب ہوگئے تھے‘ مگر بحمداللہ! چند اسلام دوستوں کی کوششوں سے وہ سازش ناکام ہوگئی اور قادیانی رنگے ہاتھوں دھر لئے گئے۔

امسال جب کہ ابھی حج کے داخلہ فارم بھرے جارہے ہیں‘ ایک مشہور قادیانی اور سرائے نورنگ ضلع لکی مروت کے مذہبی پیشوا صاحبزادہ ایوب احمد نے حج فارم پر کرکے حج کی درخواست دی ہے‘ جس کی تفصیلی معلومات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کی جانب سے مہیا کی گئی ہیں۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ شخص قادیانی ہے بلکہ قادیانیوں کا مذہبی پیشوا ہے‘ اس کی تصدیق روزنامہ ’’مشرق‘‘ پشاور کی اس خبر سے کی جاسکتی ہے‘ جس میں صاحبزادہ ایوب احمد ولد صاحبزادہ عبدالرب سکنہ کوٹکہ محمد شفیع ناز ’’سرائے نورنگ‘‘ تحصیل وضلع لکی مروت نے ۲۱/ مئی ۲۰۰۷ء کو اپنے اغوا اور بعدازاں جون ۲۰۰۷ء کو اپنے اغوا کاروں سے رہائی کا ڈھونگ رچا کر سستی شہرت حاصل کرنے کی ناکام کوشش کی تھی‘ چنانچہ خبر کا متن ملاحظہ ہو:

سرائے نورنگ‘ قادیانیوں کا مغوی پیشوا بازیاب

صاحبزادہ ایوب احمد کو گزشتہ ماہ کی ۲۱/ تاریخ کو اغوا کیا گیا تھا

سرائے نورنگ‘ لکی مروت (نمائندگان مشرق) سرائے نورنگ سے ۲۱/ مئی کو اغوا ہونے والے قادیانیوں کے روحانی پیشوا صاحبزادہ ایوب احمد کو اغوا کاروں نے جمعہ اور ہفتے کی درمیانی شب ان کے گاؤں نار صاحبزادہ خوست کے قریب رہا کردیا‘ طالبان کے روپ میں مسلح افراد نے صاحبزادہ ایوب احمد کو ۲۱/ مئی کو سرائے نورنگ بازار کی شفیع مارکیٹ میں واقع ان کی دکان سے اسلحہ کی نوک پر اغوا کرکے نامعلوم مقام پر منتقل کردیا تھا‘ عینی شاہدین کے مطابق صاحبزادہ ایوب احمد کو اغوا ہونے سے کوئی دو ہفتے قبل دھمکی دی گئی تھی کہ وہ اسلام قبول کرلے یا علاقہ چھوڑ دے۔ واضح رہے کہ ۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق ضلع لکی مروت کی تحصیل نورنگ میں ۳ فیصد احمدی رہتے ہیں اغوا کاروں کی طرف سے رہا کئے جانے کے بعد صاحبزادہ ایوب احمد آدھی رات کے وقت اپنے گھر پہنچ گیا۔ (روزنامہ ’’مشرق‘‘ پشاور ۱۷/ جون ۲۰۰۷ء)

نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس ملعون نے‘ غیر مسلم اور کھلے قادیانی ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے یو بی ایل بینک برانچ نمبر 1025 سرائے نورنگ میں‘ حج کی درخواست داخل کی ہے‘ جس کا نمبر درج ذیل ہے: 5*272533 (حج فارم کی کاپی بھی ہمارے پاس موجود ہے) اس لئے وزارت حج ومذہبی امور کی ذمہ داری ہے کہ مذکورہ قادیانی کے نہ صرف درخواست فارم کو مسترد کردے اور اسے قرعہ اندازی میں شامل نہ کرے اور اس ملعون کو امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی خلاف ورزی کی پاداش میں قرار واقعی سزا دی جانی چاہئے‘ بلکہ اس گروپ لیڈر کی بھی تحقیق کی جائے‘ جس کے ذریعہ یہ درخواست داخل کی گئی ہے‘ کہ کہیں گروپ لیڈر اور اس کے ذریعے درخواستیں جمع کرانے والے تمام لوگ ہی قادیانی تو نہیں؟

اس خبر سے جہاں قادیانیوں کی خفیہ سازشوں‘ خلاف قانون سرگرمیوں کا اندازہ ہوتا ہے‘ وہاں قومی شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کے اندراج کی اہمیت اور ضرورت کا احساس مزید بڑھ جاتا ہے۔ اگر شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اندراج ہوتا تو ایسے کسی بدبخت کو اس گھناؤنے فعل کی جرأت نہ ہوتی۔ لہٰذا حکومت پاکستان اور وزارت مذہبی امور کا فرض بنتا ہے کہ حرمین کے تقدس کا پاس کرتے ہوئے ان کو قادیانیت کے ناپاک ونجس اور منحوس وجود سے محفوظ رکھنے میں اپنے اختیارات کو بروئے کار لائے۔

اسی طرح ہم ملک بھر کے تمام مسلمانوں سے بھی درخواست کریں گے کہ وہ اپنے اردگرد اور ماحول پر نظر رکھیں اور اپنے متعلقہ بینک افسران سے رابطہ کرکے ایسے کسی شخص کی درخواست کو روکنے کی کوشش کریں‘ اور جہاں کہیں مدد کی ضرورت ہو تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قریبی دفتر سے یا ملتان مرکز سے رابطہ کرکے مصدقہ اور ٹھوس ثبوت مہیا کریں‘ انشاء اللہ ہر طرح کا تعاون کیا جائے گا۔

اگر مسلمانان پاکستان اس طرح کی بیدار مغزی کا ثبوت دیں‘ جس طرح کہ پشاور مرکز کے حضرات نے دیا ہے‘ تو میرے خیال میں کسی قادیانی کی کوئی سازش کامیاب نہیں ہوسکے گی اور قادیانیت اپنی موت آپ مرجائے گی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

مسائل و احکامِ رمضان

مفتی عبدالسلام چاٹگامی

رمضان المبارک کے روزے فرض عین ہیں' اس کی فرضیت کتاب وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے' اس کا انکار کرنے والا کافر اور اسلام سے خارج ہے اور روزہ نہ رکھنے والا فاسق اور مرتکب کبائر ہے۔

روزہ کس پر فرض ہے؟

☆......کافر' نابالغ' مجنون پر روزہ فرض نہیں' البتہ نابالغ جس کی عمر دس سال کی ہو' اس کو روزہ کا حکم کرنا ولی اور وصی پر ضروری ہے تاکہ روزہ کی عادت پڑ جائے' دس سال سے کم عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے پر مجبور نہ کیا جائے' ہاں از خود کوئی بچہ اگر روزہ رکھ لے تو کچھ حرج نہیں' ثواب والدین کو ملے گا۔

☆......مریض' مسافر پر حالت مرض اور حالت سفر میں روزہ رکھنا ضروری نہیں' البتہ مسافر کے لئے بہتر یہ ہے کہ اگر مشقت اور تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھ لے تاکہ بعد میں قضا ادا کرنے کی مشقت نہ کرنی پڑے' مریض سے مراد وہ شخص ہے جس کو روزہ رکھنے سے بوجہ مرض شدید تکلیف ہو یا روزہ رکھنے کی وجہ سے بیماری میں اضافہ کا اندیشہ ہو یا صحت میں تاخیر کا امکان ہو۔

☆......عورت کو حالت "مجبوری" میں روزہ رکھنا صحیح نہیں' وسط رمضان میں اگر پاک ہوگئی تو بقیہ روزے رکھے اور بعد میں فوت شدہ روزے قضا کرے۔

☆......مرض کی حالت میں جب تک مریض کی صحت یابی کی امید ہو' روزہ کے بدلے فدیہ دینا درست نہیں۔

☆......جو شخص بڑھاپے یا مستقل مریض ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قدرت نہیں رکھتا اور نہ ہی مستقبل میں اس کی کوئی امید ہے کہ صحت یاب ہو تو وہ ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت فدیہ دے سکتا ہے' لیکن اس کے بعد اگر صحت یاب ہوگیا تو دوبارہ قضا کرنا ضروری ہے۔ تندرست آدمی کے لئے فدیہ دینا کسی صورت بھی صحیح نہیں اور نہ ہی کسی اور شخص کے ذریعہ روزہ رکھوانے سے اس کے ذمہ سے فرض ساقط ہوگا۔

روزہ کی نیت

دوسری عبادات کی طرح روزہ میں نیت کرنا ضروری ہے اور نیت دل کے ارادہ کا نام ہے' لہٰذا دل میں روزہ کا عزم کرنا ہی نیت ہے' زبان سے کچھ الفاظ کہنا ضروری نہیں' البتہ زبان سے کہہ دینا بہتر ہے "اردو میں" یوں کہے کہ آنے والے دن کے روزے کی نیت کرتا ہوں' عربی میں یوں کہے: "نویت ان اصوم غداللہ تعالیٰ من فرض رمضان ھذا" رمضان کے ہر روزے کے لئے الگ الگ نیت کرنا ضروری ہے۔

☆......رمضان کے روزہ کی نیت کرنے کا وقت رات شروع ہونے سے لے کر صبح نصف دن کے قبل تک ہے' البتہ رات ہی کو نیت کرلینا بہتر ہے۔

☆......روزہ کے لئے سحری کھانا سنت ہے اور سحری کھانا قائم مقام نیت ہے' اگرچہ زبان سے کچھ نہ کہا ہو۔

☆......رات کو روزہ کی نیت کرنے کے بعد صبح صادق سے قبل تک کھانا پینا جائز ہے' ان چیزوں کی وجہ سے روزہ کی نیت میں کچھ فرق نہیں پڑے گا۔

☆......صبح صادق ہو جانے کے بعد سحری کھانا جائز نہیں' اگر کھالیا تو روزہ نہیں ہوگا۔

☆......صبح صادق کے بارے میں مختلف نقشے طبع ہوتے ہیں' اس سلسلے میں قدیم نقشوں کو علماء کی اکثریت صحیح تصور کرتی ہے اور اس کے مطابق ریڈیو' ٹی وی وغیرہ پر اعلان ہوتا ہے' اس لئے سابقہ نقشوں کے مطابق صبح صادق کا وقت صحیح تصور کیا جائے۔

روزے کی چند سنتیں

☆......سحری کھانے میں کھجور سے سحری کرنا الگ سنت ہے۔

☆......سحری میں کھانا ضروری نہیں' ماکولات اور مشروبات میں سے جو بھی میسر ہو' اس سے سحری کری سنت ادا ہو جائے گی۔

☆......سحری کو موخر کرنا افضل ہے' باعث خیر ہے' البتہ اتنی تاخیر کرنا کہ طلوع صادق پر شک ہو مکروہ ہے۔

☆......اگر سحری میں اس گمان سے تاخیر کی کہ ابھی رات باقی ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ سحری صبح صادق کے بعد واقع ہوئی تو روزہ نہیں ہوگا' قضا ضروری ہے کفارہ نہیں۔

☆......غروب کے بعد بلاتاخیر افطار کرنا سنت اور باعث خیر و برکت ہے۔

☆......افطار کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے: "اللھم لک صمت وبک آمنت وعلی رزقک افطرت فغفرلی ماقدمت وما اخرت" دوسرے الفاظ بھی ثابت ہیں جو بھی کہیں' استحباب ادا ہو جائے گا۔

☆…… افطار میں اتنی جلدی نہ کرے کہ غروب سے پہلے افطار ہوجائے' اگر اس گمان سے افطار کرلیا کہ غروب ہوگیا' لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ غروب سے پہلے افطار ہوا ہے تو روزہ فاسد ہوجائے گا قضا ضروری ہے البتہ کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

☆…… کھجور' چھوہارے سے افطار کرنا سنت ہے اس کے علاوہ دودھ جیسی چیزوں سے بھی افطار کرنا بہتر ہے۔

☆…… جو بھی حلال چیز میسر ہو' افطار کرنا چاہئے۔

☆…… حرام اشیاء سے افطار کرنا صحیح نہیں' البتہ روزہ ادا ہوکر افطار ہوجائے گا۔

☆…… افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے' اس لئے افطار کرکے یا پہلے بالکل فارغ ہوکر دعا کرنا مستحب ہے۔

☆…… رمضان المبارک میں مغرب کی اذان افطار کرنے کے فوراً بعد دی جائے البتہ جماعت میں سات منٹ کی تاخیر کی گنجائش ہے۔

☆…… کسی روزہ دار کو افطار کرانے سے اتنا ثواب ہوتا ہے جتنا روزہ دار کو' کھانا کھلانے میں ثواب اس سے زیادہ ہے۔ حوض کوثر سے پلانے اور جنت میں داخل ہونے کا وعدہ ہے۔

☆…… روزہ کی حالت میں پاک صاف رہنا' تلاوت قرآن' ذکر الٰہی' تعلیم وتعلم میں مشغول رہنا اور انفاق کرنا بھی مستحب ہے۔

☆…… روزہ دار کو جھوٹ بولنا' جھوٹی شہادت دینا' غیبت کرنا' چغلی کھانا' جھوٹی قسم کھانا' فحش حرکات کرنا' فحش گوئی کرنا' ظلم کرنا' کسی سے عداوت ودشمنی رکھنا' اجنبی عورتوں سے ملنا جلنا' ان کو دیکھنا' سینما بینی کرنا' سب ناجائز ہیں' ان چیزوں سے روزہ فاسد تو نہیں ہوتا لیکن مکروہ ہوجاتا ہے اور ثواب میں کمی آجاتی ہے اور اسی طرح لایعنی باتوں اور بے ہودہ گفتگو میں وقت ضائع کرنا' روزہ خراب کرنے کے مترادف ہے۔

☆…… بحالت روزہ کسی چیز کا چکھنا اور چبانا بلاعذر مکروہ ہے۔

☆…… ناک میں پانی ڈالنے اور کلی کرنے کے وقت مبالغہ کرنا مکروہ ہے۔

☆…… اتفاق سے اگر ناک یا منہ کے ذریعہ حلق کے اندر پانی چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆…… روزہ کی حالت میں بیوی کو شہوت کے ساتھ چھونا مکروہ ہے۔

☆…… رات کو ہم بستری کی اور صبح صادق سے پہلے غسل نہیں کرسکا اور اس کے بعد غسل کیا تو روزہ مکروہ نہیں ہوا۔

☆…… وہ مسافر جو تھکاوٹ اور مشقت میں مبتلا ہے اور اسے روزہ سے تکلیف ہوتی ہے' اس کے لئے روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

تراویح کے چند مسائل

☆…… تراویح کی بیس رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں' اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے' پڑھنا چاہئے نہ پڑھنے والا قابل ملامت اور تارک سنت ہے۔

☆…… تراویح کا وقت عشاء کے بعد ہے اگر عشاء سے قبل تراویح پڑھائی گئی تو صحیح نہ ہوگی۔

☆…… وتر سے قبل اور بعد دونوں طرح تراویح پڑھی جاسکتی ہے۔

☆…… اگر رمضان میں چاند کی اطلاع دیر سے ملی' عشاء اور وتر کی نماز ہوگئی تو تراویح کی نماز ساقط نہ ہوگی۔ تراویح پڑھی جائے گی۔ تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد بیٹھنے کی حالت میں تسبیح وتہلیل' درود کوئی بھی پڑھے جائز ہے اور سکوت بھی جائز ہے' کسی ایک چیز کا التزام صحیح نہیں۔

☆…… تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے۔ گھر میں اکیلی عورتیں جماعت کرسکتی ہیں' نماز ہوجائے گی البتہ فقہا نے مکروہ لکھا ہے' اس لئے مناسب نہیں' تنہا پڑھنا مسنون ہے۔

☆…… مستحب یہ ہے کہ تراویح ایک ہی قاری کی اقتداء میں پڑھی جائے' اگر دو قاری سناتے ہوں تو ہر قاری اپنی نماز کسی ترویحہ پر ختم کرے اگر پہلے قاری نے ترویحہ کے درمیان میں چھوڑ دیا اور دوسرے قاری نے ترویحہ سے شروع کیا تو یہ خلاف سنت ہے۔

☆…… نابالغ حافظ جس کی عمر ابھی پندرہ سال کو نہ پہنچی' ہو اس کی امامت صحیح نہیں۔

☆…… جس کو جماعت نہ ملی ہو یا اس نے گھر میں نماز فرض پڑھ لی ہو وہ تراویح کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے۔

☆…… اگر بعض یا پوری تراویح جماعت کے ساتھ پڑھی گئی تو وتر جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں' خواہ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گئی ہو یا نہیں۔

☆…… اگر ختم قرآن میں قاری سے ایک دو آیت چھوٹ گئی تو یاد آنے پر فوت شدہ آیات کا اعادہ کرے اور ان آیات کا اعادہ کرے جو فوت شدہ آیات کے بعد پڑھی گئیں تاکہ ترتیب باقی رہے۔

☆…… تراویح کی رکعتوں میں اگر اختلاف ہوجائے تو امام اپنی رائے پر عمل کرے' اگر امام کو بھی شک ہو تو جن کی رائے صواب معلوم ہو اسی پر عمل کرے۔

☆…… تراویح کا کوئی شفع کسی وجہ سے فاسد ہوگیا تو اس میں پڑھی جانے والی آیات کا

باقی اگلے صفحہ پر

☆...... جو مسافر حالت سفر میں روزہ کی نیت کرے اور اسی روز مقیم ہوگیا اب روزہ کو توڑنا درست نہیں۔

روزہ کو فاسد کرنے والی اشیاء

☆...... اگر کسی کو مارنے اور نقصان پہنچانے کی دھمکی دے کر کچھ کھلایا پلادیا گیا تو روزہ فاسد ہوگیا' صرف قضا ضروری ہے کفارہ نہیں۔

☆...... غسل یا وضو کے وقت اگر حلق میں پانی چلا گیا اور روزہ یاد ہے تو اس کا روزہ فاسد ہوگیا' قضا ضروری ہے' کفارہ نہیں۔

☆...... اگر غلطی سے روزہ نہیں رکھا یا روزہ رکھ کر کھالیا تو قضا ضروری ہے کفارہ نہیں۔

☆...... جن چیزوں کو کھانے پینے اور دوا یا کسی اور فائدہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تو قصداً اس کے کھانے پینے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے' قضا و کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں' کفارہ ساٹھ روزے لگاتار رکھنے کا نام ہے۔

☆...... ہر وہ چیز جو غذا اور دوا یا کسی اور فائدے کی غرض سے استعمال نہ ہو' قصداً اس کے کھانے پینے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے' قضا ضروری ہے کفارہ نہیں۔

☆...... دانت کے درمیان اگر کوئی چیز چنے سے بڑی لگی ہوئی تھی اور اسے نگل گیا تو روزہ فاسد ہوگیا' اگر چنے سے چھوٹی ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا' البتہ مکروہ ہے اور چنے کی مقدار سے چھوٹی چیز دانت میں لگی ہوئی تھی' روزہ دار نے اسے خلال کے ذریعہ نکالا اور پھر کھا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆......اگر دانت سے خون نکلا اور تھوک کے ساتھ مل کر حلق کے اندر چلا گیا تو دیکھا جائے گا کہ خون زیادہ ہے یا تھوک' اگر خون زیادہ تھا تو روزہ فاسد ہوگا قضا ضروری ہے کفارہ نہیں اور اگر تھوک زیادہ ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔

☆...... روزہ دار کا پسینہ یا آنسو اگر زیادہ مقدار میں منہ میں چلا گیا اور مزہ حلق میں محسوس ہورہا ہے تو روزہ فاسد ہوگا اگر معمولی پسینہ یا آنسو منہ میں چلا گیا تو فاسد نہ ہوگا۔

☆...... اگر مقعد (پاخانہ کی جگہ) پر دوا ڈال دی اور در موضع حقنہ سے آگے داخل ہوگئی یا کان اور ناک میں دوا ڈالی گئی تو ان سب صورتوں میں روزہ فاسد ہوگیا قضا ضروری ہے۔

☆...... جو دوا پیٹ' دماغ کے زخم میں لگانے کی وجہ سے پیٹ اور دماغ کے اندر پہنچ گئی ہے' اس سے روزہ فاسد ہوگیا۔ بدن کے او کسی حصہ کے اندر زخم میں دوا ڈالنے سے جب کہ دوا پیٹ میں اور دماغ میں نہ پہنچی ہو' روزہ فاسد نہ ہوگا البتہ دماغ یا پیٹ میں اگر اس طرح چوٹ لگی ہو کہ جس میں دوا ڈالنے سے دماغ یا پیٹ کے اندر جاتی ہو تو اس صورت میں بھی

گزشتہ سے پیوستہ

دوبارہ اعادہ کرنا چاہئے اور شفع فاسد کا بھی کرے۔

☆......تراویح میں بھول کر دو رکعت کے بعد قعدہ نہیں کیا اور تیسری رکعت پڑھ کر سلام پھیرا تو پوری نماز فاسد ہوگئی اس شفع اور اس میں پڑھی جانے والی آیات کا اعادہ کریں۔

☆......تراویح میں دو رکعت کے بعد قعدہ نہیں کیا' تیسری اور چوتھی رکعت پڑھ کر قعدہ کیا' سجدہ سہو کرکے سلام پھیرا تو صرف دو رکعت نماز ہوگی چار رکعتیں نہ ہوں گی اور دو رکعت بھی دوسری شفع کی ہوں گی' پہلے شفع کا اعادہ ضروری ہے۔

☆......اگر تراویح میں دوسری رکعت پر قعدہ کرکے سہواً کھڑا ہوگیا تو جب تک تیسری رکعت کے لئے سجدہ نہیں کیا بیٹھ جانا چاہئے اگر تیسری رکعت کے لئے سجدہ کرلیا تو چوتھی رکعت ملا کر سجدہ کرلے پھر دونوں شفع صحیح ہوجائیں گے اور اگر تیسری رکعت میں سجدہ سہو کرکے سلام پھیر دیا تو صرف دو رکعت ہوں گی' تیسری رکعت لغو ہوجائے گی۔

☆...... نابالغ لڑکا حافظ قرآن' تراویح میں لقمہ دے سکتا ہے۔

☆......داڑھی منڈانا اور قبضہ سے کم کرنا ناجائز ہے اور جو لوگ داڑھی منڈواتے ہیں یا قبضہ سے کم کرتے ہیں' ان کو امام بنانا درست نہیں' ان کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔

☆......آج کل بعض مساجد میں یہ دیکھا گیا کہ مقتدیوں میں سے کچھ لوگ نماز تراویح میں جاتے ہیں تو یہ لوگ جلدی جلدی اٹھ کر نماز میں شامل ہوجاتے ہیں' بلاعذر ایسا کرنا مکروہ ہے' کسل اور سستی کو دعوت دینا اور منافقین کے ساتھ مشابہت ہے جو کہ بہت بری بات ہے۔

☆......اسی طرح تراویح کے دوران اگر نیند کا غلبہ ہو تو اس حالت میں نماز نہیں پڑھنا چاہئے بلکہ نیند کے بعد اطمینان کے ساتھ نماز ادا کرنا چاہئے' کیونکہ غفلت اور بے احتیاطی کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

☆...... رمضان المبارک میں ایک مسجد میں بیک وقت تراویح کی متعدد جماعتیں جائز ہیں' البتہ بہتر یہ ہے کہ ایک ہی جماعت قائم کی جائے۔

☆...... معاوضہ لے کر قرآن کریم پڑھنا ناجائز و حرام ہے ثواب نہیں ملے گا' خواہ معاوضہ متعین ہو یا غیر متعین' مشروط ہو یا غیر مشروط۔

☆......بعض خواتین نماز تراویح کا اہتمام نہیں کرتیں حالانکہ نماز تراویح مرد و عورت دونوں کے لئے سنت موکدہ ہے۔

☆......مروجہ شبینہ جس میں ریا و سمع کے علاوہ نفل کی جماعت' سامعین کی غفلت و سستی' قارئین کا معاوضہ لینا' لوگوں سے شبینہ کے سلسلہ میں چندہ وصول کرنا وغیرہ قباحتیں ہیں اس لئے ناجائز ہے۔

☆...... جو لوگ ہر رمضان میں داڑھی رکھتے ہیں اور رمضان کے بعد کترا یا منڈا دیتے ہیں' ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

روزہ فاسد ہوجائے گا اور قضا لازم آئے گی۔

☆...... استنجا بالماء کے وقت اگر صفائی میں اتنا مبالغہ کیا گیا کہ پانی مقعد کے اندر پہنچ گیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا' اس لئے ایسے موقع پر بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔

☆...... اگر زبردستی مارنے یا نقصان پہنچانے کی دھمکی دے کر کسی عورت سے خاوند نے جماع کیا یا عورت نے خاوند پر جبر کیا تو روزہ دونوں کا فاسد ہوجائے گا' البتہ جس پر جبر کیا گیا اس پر صرف قضا ضروری ہے کفارہ نہیں' اور جس نے جبر کیا اس پر کفارہ بھی لازم ہے۔

☆...... اگر ہمبستری کی حالت میں صبح صادق ہوگئی جبکہ گمان یہ تھا کہ ابھی رات باقی ہے اور گمان غلط نکلا تو روزہ فاسد ہوگیا قضا ضروری ہے کفارہ نہیں۔

ہر وہ چیز جو غذا اور دوا یا کسی اور فائدے کی غرض سے استعمال نہ ہو' قصداً اس کے کھانے پینے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے' قضا ضروری ہے کفارہ نہیں۔

☆...... اگر صبح صادق ہوجانے کا علم تھا اس کے باوجود ہمبستری کی تو قضاء وکفارہ دونوں لازم ہیں۔

☆...... بھول کر کھانے پینے' جماع کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا البتہ بھول کر کھانے پینے کے بعد پھر اگر قصداً کھالیا' جماع کرلیا' اس گمان سے کہ مذکورہ بالا صورت میں روزہ فاسد ہوجاتا ہے تو اس قصد سے کھانے پینے سے روزہ فاسد ہوگیا' قضا ضروری ہے' رمضان المبارک میں دن کو احتلام کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆...... خلاف عادت قصداً نمک کھالیا تو قضا ضروری ہے' کفارہ نہیں۔

☆...... اگر عادت کی بنا پر نمک کھالیا تو قضاء وکفارہ دونوں لازم ہیں۔

☆...... مسواک کرنے یا تھوک حلق کے اندر چلے جانے کی بناء سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

☆...... برش کے ذریعہ استعمال ہونے والے پیسٹ نہ استعمال کئے جائیں' کیونکہ ان کے اجزاء حلق میں چلے جانے کی صورت میں روزہ فاسد ہونے کا اندیشہ ہے۔

☆...... اگر کسی نے مسواک کرنے یا حلق میں تھوک چلے جانے کے بعد قصداً کھا لیا تو قضاء وکفارہ دونوں لازم ہیں۔

☆...... غیبت کرنا' جھوٹ بولنا یا جھوٹی شہادت دینے سے روزہ مکروہ ہوتا ہے فاسد نہیں ہوتا۔

☆...... ایک ہی رمضان میں اگر متعدد دفعہ روزہ فاسد کیا تو کفارہ میں تداخل ہوجائے گا' سب کی طرف سے ایک ہی کفارہ کافی ہوگا' البتہ متعدد بار جماع کرنے سے اگر روزہ فاسد کیا ہے تو کفارہ میں تداخل نہ ہوگا' ہر روزے کے لئے الگ الگ کفارہ ضروری ہے۔

☆...... انجکشن کے استعمال کرنے سے خواہ کسی مرض کے لئے ہو یا طاقت کے لئے' روزہ فاسد نہ ہوگا' البتہ بلا ضرورت روزے کے احساس نہ ہونے کی وجہ سے اگر طاقت کا انجکشن لگوایا تو اس میں کراہت ہوگی مقصد روزہ ادا نہ ہونے کی وجہ سے ثواب پورا نہیں ملے گا۔

☆...... کان کے اندر پانی داخل ہونے سے یا ڈالنے سے صحیح روایت کے مطابق روزہ فاسد نہیں ہوگا' البتہ احتیاط اس میں ہے کہ پانی ڈالنے کی صورت میں قضا کردیا جائے۔

☆...... اگر ایک شخص اپنے شہر میں چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کردے اور رمضان میں کسی دوسرے شہر میں چلا گیا' جہاں اس کے دو یا ایک روزہ کم ہوگیا تو عید تو ان کے ساتھ کرے اور افطار بھی مگر عید کے بعد اپنے ملک کے اعتبار سے بقیہ روزوں کی قضا کرنا ضروری ہے۔

☆...... اگر ایک آدمی نے خود چاند دیکھا اس نے چاند دیکھنے کی شہادت دی لیکن نصاب شہادت نہ ہونے کی وجہ سے شہادت مسترد کردی گئی تو چاند دیکھنے والے پر روزہ ضروری ہے اگر افطار کیا ہے تو قضا ضروری ہے کفارہ نہیں۔

☆...... اگر اس کے برعکس وہ آدمی کسی ایسے ملک میں چلا جائے جہاں اس کے تیس روزے پورے ہوگئے لیکن دوسرے ملک میں ابھی تک ۲۸ یا ۲۹ روزے ہیں تو تیس روزے کے بعد اس شخص کو اختیار ہوگا چاہے روزہ ان کی مطابقت میں رکھے یا نہ رکھے' رکھنا افضل ہے' نفل ہوجائے گا۔

☆...... قصداً ایام رمضان میں کھانے پینے سے جماع کرنے سے قضاء وکفارہ دونوں لازم ہیں۔

☆...... تیل یا سرمہ لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا لیکن کسی نے اگر تیل سرمہ استعمال کرنے کے بعد سمجھا کہ روزہ فاسد ہوگیا' اس لئے اس کے بعد عمداً کچھ کھایا پیا تو عمداً کھانے پینے سے روزہ فاسد ہوگیا قضاء وکفارہ دونوں لازم ہیں۔

متفرق مسائل

☆...... جن ممالک میں چاند وقت کے مطابق نہیں آتا' وہاں کے باشندے اپنے قریبی ملک جہاں پر سورج اور چاند کا اعتدال سے طلوع وغروب ہوتا ہے' ان کے حساب سے روزہ رکھیں اور عید کریں۔

☆...... جن ممالک میں دن بہت بڑے ہیں لوگ پورے دن بھوک کے پیاسے نہیں رہ سکتے تو وہاں کے باشندے سب سے قریبی اور معتدل ملک کے

حساب سے روزہ اور افطار کریں۔

☆......جن ممالک میں چھ ماہ کے بعد سورج طلوع ہوتا ہے اور چھ ماہ کے بعد غروب ہوتا ہے ان ممالک کے باشندوں پر روزے اور نماز فرض ہیں' البتہ یہ لوگ قریبی ملک کے اعتبار سے روزہ اور نماز ادا کریں گے یا اندازہ کر کے ہر چوبیس گھنٹے میں پانچ نمازیں اور چوبیس گھنٹے کے اندر ایک روزہ رکھیں گے بہتر اور آسانی اس میں ہے کہ قریبی ملک کا طریقہ اختیار کریں۔

☆......حکیم اور ڈاکٹر نے اگر کسی ٹی بی' تپ دق کے مریض کو متعدد دفعہ دوائی استعمال کرنے کا مشورہ دیا اور دوا نہ استعمال کرنے کی صورت میں ہلاک یا ضرر کا نقصان ہونے کو کہا تو صحت یابی تک روزہ کو موخر کر سکتا ہے' صحیح ہو جانے کے بعد قضا کرے اگر صحت کی امید ختم ہو چکی ہے' تو مرنے سے قبل وصیت کر کے جاوے کہ فدیہ ادا کیا جائے۔

☆......سانس اور دمہ کے بیمار لوگوں کو پمپ کے ذریعہ دوائیاں استعمال کرانا پڑتی ہیں' ایسے لوگ صحت یابی تک روزہ ترک کر دیں کیونکہ پمپ یا ناک کے ذریعہ دوائی حلق میں جاتی ہے اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے' بعد میں اگر صحیح ہو جائیں تو قضا کریں ورنہ فدیہ دینے کی وصیت کر جائیں۔

☆......حقہ' پان' نسوار ہر ایسی چیز جو کسی مقصد سے منہ میں رکھی جاتی ہے اور اس کے اثرات حلق میں چلے جاتے ہیں تو اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

☆......جو شخص کسی مہلک مرض میں مبتلا ہو ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاج سے کچھ فائدہ نہ ہوتا ہو اور روزہ رکھنے سے مرض میں اضافہ ہوتا ہو تو صحت یابی کی امید تک روزہ نہ رکھے اگر صحیح ہو جائے تو قضا کرے اگر صحت کی امید نہیں تو فدیہ ادا کر سکتا ہے۔

☆......طاعونی ٹیکہ یا کسی ٹیکے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

قرض کی ادائیگی کے لئے

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت سے پہلے اپنے صاحبزادے کو قرضوں کے ادا کرنے کی وصیت فرمائی اور فرمایا: ”بیٹا اگر اس کی کسی چیز سے عاجز آ جاؤ اور وسائل ساتھ نہ دیں تو اس کے لئے میرے مولا سے مدد لینا۔“

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں سمجھا کہ میرے مولا سے ان کی کیا مراد ہے؟ اس لئے میں نے عرض کیا: ابا جان! آپ کے مولا کون ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ان کے قرض کی ادائیگی میں جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو میں کہتا: ”اے زبیر کے مولا! قرضہ ادا کر دیجئے۔“

(صحیح بخاری ص:۴۴۱ ج:۱)

☆......لوبان' عود بتی' عطر و دیگر خوشبو جات کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہوتا' البتہ لوبان اور عود بتی جلانے کے بعد اگر روزہ دار کے منہ میں دھواں داخل ہو کر حلق میں چلا گیا تو حلق میں دھواں چلے جانے سے روزہ جاتا رہے گا۔

☆......زخم سے زیادہ مقدار میں خون یا پیپ نکلنے یا خون نکلوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا' البتہ روزہ دار سے خون نکالنا مکروہ ہوگا۔

☆......بے ہوش ہو جانے اور بیمار پڑ جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا' البتہ دوائی اور علاج کی غرض سے روزہ توڑنا جائز ہے۔

☆......منجن و ٹوتھ پیسٹ/ پوڈر وغیرہ رمضان کے روزے میں استعمال کرنا حلق میں اثرات جانے کی شک کی بنا پر مکروہ ہے' اگر حلق میں چلا جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

☆......منہ اور دانت کی صفائی کے لئے مسواک استعمال کرنا بہتر اور سنت ہے' خواہ مسواک تر ہو یا خشک' کیونکہ حدیث سے ثابت ہے۔

☆......مصنوعی دانت اگر منہ میں لگائے تو اس کا حکم اصل دانت کا ہو جاتا ہے' لہٰذا روزہ' غسل اور وضو میں کچھ حرج نہیں واقع ہوگا۔

☆......اگر بواسیر کے مسے اجابت کے وقت باہر نکل آئیں اور آبدست کرنے کے بعد دوبارہ اس کو چڑھانے کی ضرورت ہو تو چڑھانے سے پہلے اسے خشک کر لیا جائے' ورنہ اندر پانی داخل ہو جانے کی وجہ سے روزہ فاسد ہونے کا اندیشہ رہتا ہے' البتہ مسہ کو خشک کرنے میں اگر مزید بیماری کا اندیشہ ہو تو خشک نہ کیا جائے' اندر پانی جانے کا شبہ تو رہتا ہے یقین یا ظن غالب نہیں' اس لئے شبہ کا اعتبار نہ کیا جائے۔

☆......شیخ فانی یا ضعیف العمری یا مرض کی بنا پر اگر روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو ہر روزہ کے بدلے میں پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت ادا کرے۔

☆......فدیہ رمضان داخل ہونے کے بعد بیک وقت پورا رمضان کا متفرق طور پر ایک فقیر کو یا کئی کو بیک وقت دینا جائز ہے۔

☆☆..................☆☆

روزہ کی حکمتیں

مولانا سیّد زوار حسین شاہؒ

روزہ اسلام کا تیسرا رکن اور فرض محکم ہے یہ ان عبادات میں سے ہے جن کو دین اسلام کا ستون اور شعائر قرار دیا گیا ہے صبح صادق کے طلوع ہونے سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور مباشرت سے رکا رہنے کا نام روزہ ہے جبکہ یہ سب روزہ کی نیت کے ساتھ ہو پس اگر غروب آفتاب سے ایک منٹ پہلے بھی کچھ کھا پی لیا تو روزہ نہیں ہوا اسی طرح اگر ان تمام چیزوں سے پرہیز تو پورے دن پوری احتیاط کے ساتھ کیا مگر نیت روزہ کی نہیں تب بھی اس کا روزہ نہیں ہوا۔

روزہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایئے کہ روزہ کی فرضیت صرف امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے جو امتیں گزری ہیں ان پر بھی روزے فرض کئے گئے تھے جیسا کہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ اور یہ فرض روزے چند گنتی کے دنوں یعنی ایک ماہ کے روزے ہیں۔" (البقرہ)

اس آیت مبارکہ سے روزہ کی خاص اہمیت بھی معلوم ہوتی ہے اور مسلمانوں کی دلجوئی کا بھی انتظام کیا گیا ہے کہ اگر چہ روزہ مشقت کی چیز ہے مگر یہ مشقت گنتی کے چند دنوں کے لئے ہے اور تم سے پہلے لوگ بھی یہ مشقت اٹھاتے رہے ہیں اور یہ طبعی بات ہے کہ جب مشقت عام ہو اور بہت سے لوگ اس میں مبتلا ہوں تو وہ ہلکی معلوم ہونے لگتی ہے جو امتیں اس امت سے پہلے گزر چکی ہیں ان پر بھی روزے فرض تھے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے روزے تمام حالات وصفات میں مسلمانوں کے روزوں کے مساوی ہوں چنانچہ ہر امت کے فرض روزوں کی تعداد مختلف رہی ہے اور ان کے ایام واوقات اور بعض صفات میں بھی فرق ہوتا رہا ہے لیکن حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک کی تمام شریعتوں اور امتوں میں روزہ فرض رہا ہے اور جس طرح نماز کی عبادت سے کوئی شریعت اور کوئی امت خالی نہیں رہی اسی طرح روزہ بھی ہر شریعت میں اور ہر امت پر فرض محکم رہا ہے۔

روزہ کی ایک اہمیت آیت مذکورہ میں یہ بیان فرمائی ہے تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ تقویٰ اور پرہیزگاری حاصل کرنے میں روزہ کو بڑا دخل ہے کیونکہ روزہ رکھنے سے اپنی خواہشات نفسانی کو قابو میں رکھنے کا ایک ملکہ پیدا ہوتا ہے جو کہ تقویٰ کی بنیاد ہے اور تقویٰ ہی سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل ہوتا ہے اور متقی آدمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ مکرم ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"تم میں سب سے زیادہ مکرم اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔"

فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان کی عقل کو اس کے نفس پر ہمیشہ کا غلبہ اور تسلط حاصل رہے لیکن اکثر اوقات بشری تقاضوں کے باعث اس کا نفس اس کی عقل پر غالب آجاتا ہے اس لئے اسلام نے نفس کی اصلاح اور پاکیزگی کے لئے روزہ کو فرض فرمایا اور اصول دین میں سے ٹھہرایا ہے کیونکہ زیادہ کھانے پینے اور نفسانی خواہشات میں مبتلا رہنے سے ہوائے نفسانی و شہوانی کو ترقی ہوتی ہے جس کا لازمی نتیجہ گناہ برائی اور بے حیائی ہے اس سے انسان کی دنیا اور آخرت کی زندگی تباہ و برباد ہو جاتی ہے اور کم کھانے پینے اور خواہشات نفسانی میں میانہ روی اختیار کرنے سے پرہیزگاری حاصل ہوتی ہے اس لئے ارشاد فرمایا ہے کہ: "تم پر روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔"

روزے رکھنے میں بہت سے حکمتیں اور فوائد ہیں جن سے روزہ کی اہمیت پر روشنی پڑتی ہے ایک حکمت یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے انسان کو اپنی عاجزی اور مسکینی اور خدائے تعالیٰ کی عظمت وجلال اور اس کی قدرت کاملہ پر نظر پڑتی ہے اور اس سے بندگی اور فرمانبرداری کی صفت پیدا ہوتی ہے روزہ کی برکت سے چشم بصیرت کھلتی ہے اور دین کی سمجھ میں ترقی ہوتی ہے روزہ کی حالت میں فرشتوں کی صفات ملکیہ سے متصف ہوتا ہے اور اس کی برکت سے انسان کو ملائکہ الٰہی کے ساتھ قرب حاصل ہوتا ہے روزہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا موقع ملتا ہے درندگی اور چوپایوں والی صفت سے دوری حاصل ہوتی اور انسانی ہمدردی کا جذبہ دل میں پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تک کسی شخص نے بھوک اور پیاس کی تکلیف کو محسوس ہی نہ کیا ہو وہ بھوکوں اور پیاسوں کے حال سے کس طرح واقف ہو سکتا ہے۔

منقول ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام جب مصر میں عزیز مصر تھے اور مصر میں قحط سالی کا طویل اور

دور شروع ہوا تو اس زمانے میں آپ شکم سیر ہو کر نہیں کھاتے تھے تاکہ بھوکے لوگوں کی تکلیف کو بھول نہ جائیں اور ان کی امداد میں فرق نہ آ جائے۔

جو شخص بھوک اور پیاس کی مشقت سے واقف نہ ہو وہ رزاق مطلق کی نعمتوں کا شکر حقیقی طور پر ادا نہیں کر سکتا' اگرچہ زبان سے شکر کے الفاظ ادا کرتے رہے' جب تک کسی کے معدہ میں بھوک اور پیاس کا اثر اور اس کے رگ و ریشہ میں ضعف و ناتوانی کا احساس نہ ہو اس کا اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کی قدر نہیں ہوتی جو اس کی بھوک اور پیاس کو دور کرتی اور کمزوری کو زائل کرتی ہیں' اسی لئے وہ ان خداوندی نعمتوں کا کما حقہ شکر بھی ادا نہیں کر سکتا' روزہ انسان کے لئے ایک روحانی غذا ہے جو دوسرے جہان یعنی آخرت میں انسان کو ایک غذا کا کام دے گا جن لوگوں نے اس دنیا میں روزے نہیں رکھے وہ اس جہان میں بھوکے پیاسے ہوں گے اور ان پر آخرت میں روحانی افلاس ظاہر ہو گا' کیونکہ انہوں نے اپنے ساتھ اپنا زادِ راہ نہیں لیا۔

روزہ کی ایک اہمیت یہ بھی ہے کہ یہ بلغمی امراض اور رطوبات فضلیہ کو جسم سے زائل کر دیتا ہے' روزہ میں صبر اور برداشت کرنے کی عادت ہو جاتی ہے' ریگستان یا بیابانی سفر میں اگر اتفاق سے غذا یا پانی میسر نہ آئے تو روزہ کا عادی شخص اس فاقہ کو برداشت کر سکتا ہے' بخلاف زیادہ کھانے والے شخص کے جو فاقہ کو زیادہ دیر تک برداشت نہ کر کے تھوڑے عرصہ میں موت کے منہ میں پہنچ جاتا ہے' اسی طرح میدان جہاد میں روزہ کا عادی بھوک پیاس کو برداشت کر سکتا ہے' مشہور ہے کہ کسی ملک میں دو شخصوں کو غیر ملکی جاسوس ہونے کے جرم میں گرفتار کر کے جیل خانہ میں بند کر دیا گیا' ان میں سے ایک شخص موٹا تازہ تھا جو دن میں کئی مرتبہ کھاتا پیتا تھا اور دوسرا شخص کمزور تھا جو اکثر روزہ سے رہتا تھا۔ ایک ہفتہ کے بعد معلوم ہوا کہ دونوں بے گناہ ہیں' جب قید خانہ کا دروازہ کھولا گیا تو جو شخص موٹا تازہ تھا وہ مر چکا تھا اور جو دبلا پتلا کمزور تھا وہ زندہ سلامت تھا' لوگوں کو اس بات پر بہت تعجب ہوا' اتفاقاً ایک دانا آدمی کا ادھر سے گزر ہوا جب اس کو اس واقعہ کا علم ہوا تو اس نے کہا کہ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں بلکہ اگر اس کے برخلاف ہوتا تو تعجب ہوتا' اس لئے کہ یہ موٹا تازہ آدمی بھوک اور پیاس کی برداشت کا عادی نہیں تھا' اس لئے کھائے پئے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا تھا اور یہ دبلا پتلا آدمی روزے کا عادی تھا' اس لئے بھوک اور پیاس کو اتنے عرصہ تک برداشت کر گیا اور زندہ سلامت رہا۔

ان سب مصلحتوں اور حکمتوں کے باوجود روزہ کی ایک بہت بڑی اہمیت اور ایک خاص حکمت یہ ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک بہت بڑا نشان ہے جس طرح کوئی شخص کسی کی محبت میں سرشار ہو کر کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور میاں بیوی کے تعلقات بھی اس کو بھول جاتے ہیں' اسی طرح روزہ دار بھی اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو کر اسی حالت کا اظہار کرتا ہے' یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اور اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "آدمی کے ہر نیک عمل کے ثواب کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔"

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔"

یعنی اس کی جزا میں ہی جانتا ہوں میں خود ہی دوں گا اس کو کسی اور کے سپرد نہیں کروں گا کیونکہ وہ اپنی خواہشات اور اپنا کھانا پینا میرے لئے ہی چھوڑتا ہے۔

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں' ایک خوشی اس کو روزہ افطار کرتے وقت حاصل ہوتی ہے اور ایک خوشی آخرت میں اپنے پروردگار یعنی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت حاصل ہوگی۔

روزہ دار کے منہ کی بُو جو عام طور پر بھوک پیاس کے وقت منہ میں پیدا ہو جاتی ہے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ نفیس اور پاکیزہ ہے۔

روزہ ڈھال ہے یعنی دنیا میں گناہوں کے لئے اور آخرت میں دوزخ کے لئے۔

"اور تم میں سے جس روز کسی کا روزہ ہو تو وہ نہ فحش کلام کرے اور نہ اونچی آواز سے بیہودہ چلائے پھر اگر اس کو کوئی گالی دے یا بُرا کہے یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے تو اس کو یہ کہہ دینا چاہئے کہ بھائی میں تو روزہ دار ہوں۔"

اس حدیث کو امام بخاریؒ و امام مسلمؒ نے روایت کیا ہے' اس روایت سے معلوم ہوا کہ روزہ کا ثواب بے انتہا ہے' اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس کو اس کا کس قدر ثواب دیتا ہے۔

روزے کے فضائل میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں جس سے روزہ کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے' ایک حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں' ان میں سے ایک دروازے کا نام "ریان" ہے' اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے' نیز حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی ضرورت نہیں ہے' رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو چکا ہے' جو اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے' اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس مبارک ماہ کے تمام روزے پورے آداب کے ساتھ رکھنے اور اس ماہِ مبارک کی فضیلتوں کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆.............☆☆

اسم اعظم

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے (اپنی سند کے ساتھ) حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' یہ دعا اپنے اوپر لازم کرلو:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْاَعْظَمِ وَرِضْوَانِکَ الْاَکْبَرِ۔"

اس لئے کہ اس دعا میں اللہ تعالیٰ کے عظیم ناموں میں سے ایک نام ہے۔

غموں اور مشکلات سے عافیت حاصل ہو

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَبْلَ كُلِّ شَيْئٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بَعْدَ كُلِّ شَيْئٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْقٰى رَبُّنَا وَيَفْنٰى كُلُّ شَيْئٍ۔"

پڑھے گا اس کو غموں اور پریشانیوں سے نجات ملے گی۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی اولاد کے لئے تحفۂ خداوندی

طبرانی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا تو وہ خانہ کعبہ تشریف لائے اور دو رکعت نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ دعا الہام فرمائی۔

"اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرَضِّنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ۔"

جب آدم علیہ السلام نے یہ دعا پڑھی تو اللہ

تحفۂ رمضان

صاحبزادہ مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی

تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھجوائی: "اے آدم! میں نے تمہاری توبہ قبول کرلی اور تمہاری لغزش کو معاف کردیا اور جو بھی مجھ سے ان الفاظ کے ساتھ دعا کرے گا' میں اس کے گناہ کو معاف کردوں گا' اس کی تمام مہمات کی کفایت کروں گا' اور اس سے شیطان کو دور کروں گا اور ہر تاجر سے بڑھ کر اس کے لئے تجارت کروں گا' اور دنیا اس کی طرف ذلیل ہوکر آئے گی اگر چہ اسے اس کی خواہش نہ ہو۔"

انسان کی چار بڑی خواہشات کی تکمیل چار چھوٹے سے کلمات کے ذریعے

دیلمیؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارکہ نقل فرمایا ہے: جس شخص کی خواہش ہو کہ اس کی عمر بڑھ جائے اور دشمن کے مقابلے میں اس کی مدد کی جائے' اس کے رزق میں وسعت و کشادگی ہو اور اسے بُری موت سے بچایا جائے تو اسے چاہئے کہ صبح شام تین بار یہ کلمات پڑھا کرے:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ۔"

خیر والے کلمات

امام مستغفری رحمۃ اللہ نے حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فاقہ اور افلاس نے پریشان کیا تو اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور درخواست کی ایک وسق کھجور کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تمہارے لئے ایک وسق کھجور کا حکم نامہ جاری کردوں اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایسے کلمات سکھادوں جو تمہارے لئے ایک وسق کھجور سے بہتر ہوں' یہ دعا پڑھا کرو:

"اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُطِعْ فِيَّ عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا وَاَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ۔"

اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی دعا

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بریدہ! جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں' اس کو مندرجہ ذیل کلمات سکھادیتے ہیں:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضُعْفِيْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى

رضائی' اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ' وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَاَغْنِنِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ یہ کلمات سکھاتے ہیں پھر وہ مرتے دم تک نہیں بھولتا۔

ایک تسبیح جس کا ایک بار پڑھنا سات ہزار سے بہتر ہے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاذ صبح کو ہماری مجلس میں نہیں آتے؟ میں نے عرض کیا کہ میں صبح سات ہزار مرتبہ تسبیح پڑھتا ہوں (کہیں بیٹھنے سے وہ معمول پورا نہیں ہوتا)۔

فرمایا کہ: ''میں تمہیں ایسی دعا نہ بتادوں' جس کا ایک بار پڑھنا سات ہزار مرتبہ سے بہتر ہو۔'' میں نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیں فرمایا:

''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ رِضَاہٗ' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ زِنَۃَ عَرْشِہٖ' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ خَلْقِہٖ' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِلْأَ سَمٰوٰاتِہٖ' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِلْأَ اَرْضِہٖ' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِلْأَ مَابَیْنَھُمَا' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِثْلَ ذٰلِکَ مَعَہٗ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ مَعَہٗ' وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ مَعَہٗ۔''

رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں ان دعاؤں کی مواظبت انشاء اللہ سال بھر کے لئے خیر و برکت کا باعث ہوگی۔

بزرگوں سے سنا ہے کہ جس شخص کا رمضان ایمان و احتساب سے گزر جائے سال بھر اس کا اسی طرح سے عموماً گزرتا ہے اور سال بھر میں دین پر چلنا اور اس پر استقامت آسان ہوجاتی ہے۔ ☆☆

درود شریف کے آداب

☆......درود شریف پڑھتے وقت بدن اور کپڑے پاک صاف ہوں۔

☆......بہتر یہ ہے کہ باوضو ہو اگرچہ بلاوضو بھی جائز ہے۔

☆......جب آپ ﷺ کا نام نامی لکھے تو اس ساتھ ﷺ پورا جملہ لکھے۔

☆......ایک شخص کی عادت تھی کہ حدیث کی کتاب میں آپ ﷺ کے نام نامی کے ساتھ صلی اللہ علیہ لکھتا کرتا تھا' اُسے خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ارے تو اپنی چالیس نیکیاں کیوں کم کرتا ہے' اگر ''وسلم'' بھی لکھا کرے تو تیری چالیس نیکیاں بڑھ جائیں۔

جنت کی بشارت' محنت کم اجر زیادہ

پاک پیغمبر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے ۹۹ (ایک کم سو) نام ہیں' جوان کو یاد کرے جنت میں داخل ہوگا۔ سبحان اللہ! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربان جائیں' کس قدر ہمارے لئے معاملہ آسان کردیا۔

اللہ کے لئے محبت کرنے والوں کی روزِ قیامت امتیازی شان ہوگی

جناب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے خوش نصیب بھی ہیں' جو نبی یا شہید تو نہیں ہیں لیکن قیامت کے دن بہت سے انبیاء اور شہداء ان کے خاص مقام قرب کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں بتلائیں کہ وہ کون بندے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: وہ لوگ ہیں جنہوں نے بغیر کسی رشتہ اور قرابت کے اور بغیر کسی مالی لین دین کے روح خداوندی (از راہ اللہ) کی وجہ سے باہم محبت کی' پس قسم ہے خدا کی ان کے چہرے قیامت کے دن نورانی ہوں گے بلکہ سراسر نور ہوں گے' اور وہ نور کے منبروں پر ہوں گے اور عام انسانوں کو جس وقت خوف و ہراس ہوگا' اس وقت وہ بے خوف اور مطمئن ہوں گے اور جس وقت عام انسان مبتلائے غم ہوں گے وہ اس وقت بے غم ہوں گے' اور اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

انمول موتی

☆......جو کام نبی ﷺ کے حکم کے خلاف ہو اگرچہ بشکل عبادت ہو' گناہ ہے۔ (امام غزالیؒ)

☆......میری زبان درندہ ہے' اگر چھوڑ دوں تو مجھے چٹ کر جائے۔ (طاؤسؒ)

☆......نماز میں قلب کی' مجلس میں زبان کی' غضب میں ہاتھ کی اور دسترخوان پر شکم کی حفاظت کر۔ (حضرت لقمانؒ)

☆......اگر گناہ میں بو ہوتی تو کوئی شخص میرے پاس نہ بیٹھ سکتا۔ (علامہ محمد بن سیرینؒ)

☆......نیک نیت ہو تو طالب علم سے افضل کوئی نہیں۔ (سفیان ثوریؒ)

قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں

محمد زاہد

پاکستان جس کا نام سنتے ہی ہماری سماعت میں رس گھلنے لگتا ہے' ایک ایسے وطن کا تصور ذہن میں آتا ہے' جو ہندوستان کے مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز' ان کے دین وایمان کی ضمانت' ان کی جان و مال اور عصمتوں کا نگہبان ہے' پاکستان امن کی ضمانت' پاکستان سکون کا گہوارہ اور پاکستان ایک صحیح اسلامی ریاست کا تصور اپنے نام کے اندر رکھتا ہے' اس کی تحریک اور اس کے قیام سے لے کر آج تک کی سرگزشت تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہے جو ہمارے لئے عبرت بھی ہے اور ملکی سلامتی کے نظریے کے لئے مہمیز بھی۔

پاکستان کا تصور ایک آزاد قوم کے آزاد مذہب کے پروان چڑھنے کی جگہ کا تصور ہے' مذہبی آزادی' مثبت سوچوں کی آزادی' عمل کی آزادی' دینی ماحول' اسلامی تہذیب وثقافت' بھائی چارہ اور صلہ رحمی کے سے خصائص کا تصور تحریک پاکستان کے وقت پاکستان کے نام کے ساتھ لازم تھا۔

تحریک پاکستان پر نظر ڈالی جائے تو دو طرح کا احساس ہوتا ہے' خوشی کا احساس کہ آج سے ساٹھ سال پہلے کے لوگ کتنے مخلص اور سچے تھے' ان کی نیتیں کتنی صاف اور واضح تھیں' ان کا عمل کتنا مخلص ہوتا تھا' ان کے عقائد کتنے مضبوط تھے' اسلام کے ساتھ ان کی وابستگی کتنی خوش کن تھی' اپنی جان اور اپنے مال کے مقابلے میں پاکستان کے حصول کو وہ کتنا اہم سمجھتے تھے۔ دوسرا غم کا احساس کہ اس پاکستان کے لئے غیروں کے ساتھ اپنوں کی مخالفت بھی روز اول سے آج تک چلی آرہی ہے' کوئی اسے سیکولر اسٹیٹ بنانے کے خواب دیکھ رہا ہے' کوئی اسے پارہ پارہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہے اور کوئی اس سرزمین پر نظام اسلام کے نفاذ میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔

اپنوں کے ساتھ غیر مسلم بھی اس ملک کے خلاف سرگرم عمل ہیں' غیر مسلموں میں ایک گروہ قادیان کا مرزائی ٹولہ ہے' اس ٹولہ کے بانی مبانی اور سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی کا اعتراف ہے کہ:

"۱:...... غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ' نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے۔"

۲:...... "تمام فرقوں میں ہمارا فرقہ ہی گورنمنٹ (انگریز) کا وفادار اور جانثار ہے' سرکار تجربہ کے وقت ہمارے آدمیوں کو اول درجہ کا خیرخواہ پائے گی۔" (تبلیغ رسالت)

۳:...... "مجھے تین باتوں نے گورنمنٹ انگریزی کی خیرخواہی میں اول درجہ پر بنا دیا ہے:

(۱) والد مرحوم کے اثر نے'

(۲) اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے'

(۳) خدا تعالیٰ کے الہام نے۔"

قادیانیوں نے تحریک پاکستان کی مخالفت اور پاکستان کی بدخواہی صرف انگریز آقا کی خوشنودی کی خاطر ہی نہیں کی' بلکہ ہندوؤں کے سازشی ذہن نے یہ ان کو خصوصی طور پر پروان چڑھایا' اس کے پیچھے ہندوؤں کے جو مسلم کش اور اسلام دشمن نظریات ہیں' ان کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے۔

۱:...... ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال نے ایک مضمون میں قادیانیوں کے خلاف یہ لکھا:

"قادیانی اور نہرو مختلف وجوہ کی بنا پر اپنے دل میں مسلمانان ہند کے مذہبی اور سیاسی استحکام کو پسند نہیں کرتے' قادیانی بالخصوص ہندوستانی مسلمانوں کی سیاسی بیداری سے سخت مضطرب ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ مسلمانان ہندوستان کے سیاسی نفوذ کی ترقی سے ان کا یہ مقصد فوت ہوجائے گا کہ پیغمبر عرب کی امت سے ہندوستانی پیغمبر کی ایک نئی امت تیار کریں۔"

۲:...... قادیانیوں کے خلاف علامہ اقبال کے مضامین کا رد پنڈت جواہر لال نہرو نے لکھا اور اپنے رد میں نہایت عمدگی سے یہ ثابت کیا کہ: "ڈاکٹر صاحب کے احمدیت پر اعتراض نامعقول ہیں۔" (یعنی مرزائیوں کو مسلم امت کا شیرازہ بکھیرتے رہنا چاہئے)۔

۳:...... ڈاکٹر شنکر داس نے لالہ لاجپت رائے کے اخبار "بندے ماترم" میں لکھا کہ:

"مسلمانوں میں اگر کوئی تحریک عربی تہذیب اور اسلام ازم کا خاتمہ کر سکتی

ہے تو وہ یہی احمدی تحریک ہے جب کوئی مسلمان احمدی ہوتا ہے تو حضرت محمدؐ سے اس کی عقیدت کم ہوجاتی ہے اور نگاہیں مکے کے بجائے قادیان کی طرف اٹھتی ہیں۔“

آخر میں قادیانیوں کے پاکستان اور استحکام پاکستان کے خلاف چند ایک نظریات پیش خدمت ہیں تاکہ مخالفت پاکستان کا دعویٰ ثابت ہوجائے۔

(۱) مرزا محمود کے تقسیم ملک کے خلاف وہ تمام خطبات مطبوعہ ہیں جن میں انہوں نے قبل از تقسیم پاکستان کو اپنے سیاسی اور دینی مفادات کے منافی قرار دیا ہے‘ اسی طرح ۱۱/جون ۱۹۴۴ء کو مرزا محمود نے پاکستان کے مطالبہ کو غلامی مضبوط کرنے والی زنجیر قرار دیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد مارشل لاء لگا‘ پھر جسٹس کیانی اور جسٹس منیر پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی‘ جو مسلمانوں کے اور احمدیوں کے درمیان نزاع کو قلمبند کرنے پر مامور کی گئی‘ اس تحقیقاتی کمیٹی نے مرزا محمود سے قیام پاکستان کے خلاف ان کے بیانات کے بارے میں سوال کیا‘ تو انہوں نے تسلیم کیا کہ یہ میرے ہی الفاظ ہیں۔

(۲) پاکستان کے قیام کا اعلان ہوا تو مرزا محمود نے مخالفت کی۔ ۱۴/اگست ۱۹۴۷ء کے بعد بھی وہ یہ اعلان کرتے رہے کہ ”وہ پاکستان نہیں جائیں گے“ بعد میں ایک انگریز کرنل کے کہنے پر ۳۱/اگست کو پاکستان آگئے۔

(۳) ”ہم دل سے پہلے ہی اکھنڈ ہندوستان کے قائل تھے‘ جس میں مسلمان کا پاکستان اور ہندو کا ہندوستان برضا و رغبت شامل ہوں اور اب بھی ہمارا یہی عقیدہ ہے۔“ (تاریخ احمدیت جلد دہم)

(۴) ”میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے رب! میرے اہل ملک کو سمجھا دے اول تو یہ ملک بٹے نہیں‘ اور اگر بٹے تو اس طرح بٹے کہ پھر مل جانے کے راستے کھلے رہیں۔“

(پمفلٹ سکھ قوم کے نام دردمندانہ اپیل)

(۵) ۳/اپریل ۱۹۴۷ء کو چوہدری ظفر اللہ خان کے بھتیجے کے نکاح کے موقع پر مرزا محمود نے کہا کہ: ”ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے‘ ساری قومیں شیر و شکر ہوکر رہیں‘ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں‘ ممکن ہے عارضی طور پر کچھ افتراق ہو اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا ہوں‘ مگر یہ حالت عارضی ہوگی‘ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ یہ حالت جلد دور ہوجائے‘ بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہوکر رہیں۔“

(الفضل ۵/اپریل ۱۹۴۷ء)

(۶) ۱۴/مئی ۱۹۴۷ء کو بعد از مغرب مجلس علم و عرفان میں کہا: ”اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم راضی ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے‘ ہم پھر سے یہ کوشش کریں گے کہ جلد سے جلد تر متحد ہوجائیں۔“

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے نزاع کی تفصیلی رپورٹ مرتب کرنے کے لئے جسٹس کیانی اور جسٹس منیر پر مشتمل جس کمیٹی نے یہ رپورٹ مرتب کی‘ اس میں بھی تحریک ختم نبوت کے داعیوں کو ہدف تنقید بنایا گیا ہے اور احمدیوں کے حق میں جانبداری سے کام لیا گیا ہے‘ مگر اس رپورٹ کے مؤلفین نے بھی باوجود حمایت و نصرت کے قادیانی امت کی اس روش کو تسلیم کیا ہے کہ وہ برعظیم کی تقسیم اور دوسرے لفظوں میں قیام پاکستان کے مخالف تھے اور قادیان کا حصول ان کے عقیدہ کا جزو لاینفک ہے‘ مرزا محمود نے اس غرض سے ۲۹/دسمبر ۱۹۵۶ء کو اپنے ایک خطبہ میں کہا:

(۷) ”مایوس نہ ہونا‘ خدا تعالیٰ پر توکل کرو‘ اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ کے اندر ایسے سامان پیدا کردے گا‘ آخر یہودیوں نے بارہ سو سال انتظار کیا‘ پھر فلسطین میں آگئے‘ آپ لوگوں کو تیرہ سو سال انتظار نہیں کرنا

تبلیغ کا حق ادا کردیا

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سرحد میں ایک جلسہ سے خطاب فرمارہے تھے‘ جس کے سامعین بیشتر ہندو‘ سکھ تھے...... حضرت امیرؒ نے تقریر کرتے ہوئے غیر مسلموں سے فرمایا کہ جس ذات کو تم اپنی زبان میں پرمیشور‘ گرو وغیرہ کہتے ہو اسی کو ہم ”اللہ“ کہتے ہیں‘ بتاؤ اس ذات سے کوئی اور بڑا ہوسکتا ہے؟ سب کا جواب تھا کہ وہی سب سے بڑا ہے‘ فرمایا! ”اللہ اکبر“ کے یہی معنی ہیں‘ سب سے اللہ اکبر کے نعرے لگوائے‘ اس کے بعد توحید پر اڑھائی گھنٹے تقریر فرمائی‘ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ بھی اس جلسہ میں موجود تھے وہ ”شاہ جی“ کی تقریر میں زار و قطار رو رہے تھے‘ تقریر ختم ہوئی تو حضرت عثمانیؒ نے فرمایا: ”آج عطاء اللہ نے تبلیغ کا حق ادا کردیا۔“

پڑے گا' ممکن ہے تیرہ بھی نہ کرنا پڑے' ممکن ہے دس بھی نہ کرنا پڑے اللہ تعالیٰ اپنی برکتوں کے نمونے تمہیں دکھائے گا۔"

(الفضل ۱۵/ مارچ ۱۹۵۷ء)

پاکستان بن گیا' قادیانی خائب وخاسر ہوگئے' اب انہوں نے پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے اور اس کی جڑیں کاٹنے کے منصوبے بنانے شروع کردیئے اس مقصد کے لئے سب سے پہلے دو کام کئے گئے۔

ا:...... چنیوٹ ضلع جھنگ کے قریب دریائے جناب کے پار فیصل آباد اور سرگودھا کے وسط میں گورنر پنجاب سرفرانسس موڈی سے کوڑیوں کے بھاؤ ۱۰۳۴ ایکڑ زمین لے کر ربوہ (چناب نگر) آباد کیا' جس کا پورا نظام ایک ریاست کے مشابہ ہے' کہا جاتا ہے کہ اس میں اتنا اسلحہ جمع کیا کہ پاکستان کے بڑے سے بڑے شہر میں بھی اتنا اسلحہ نہ ہوگا' ہر مرزائی کے لئے مسلح ہونا "احکام خلافت" کی رو سے لازم قرار دیا گیا۔

۲:...... پاکستان بننے سے پہلے قادیانی اخبار "الفضل" نے کبھی فوجی بھرتی کے پروگرام شائع نہیں کئے تھے' لیکن پاکستان بن جانے کے بعد "الفضل" میں فوجی بھرتی کے پروگرام شائع ہونے لگے' بالخصوص ان علاقوں کے پروگرام جہاں مرزائی رہ رہے تھے اور جس دستہ کے ریکروٹنگ آفیسر مرزائی ہوتے۔

مرزا محمود کا خیال تھا کہ: "پاکستان ایک ایسا ملک ہے کہ اس کی حکمرانی بالآخر فوج کے ہاتھ میں ہوگی' لہٰذا احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ فوج میں اس کثرت سے شامل ہوجائیں کہ بالآخر فوج انہی کی ہوجائے۔"

یہی وجہ ہے کہ آج تینوں افواج میں قادیانیوں کی کثرت ہے اور بڑے بڑے فوجی قادیانیوں کی پشت پناہی کررہے ہیں' سب سے زیادہ قادیانی پاکستان ایئر فورس میں ہیں' فوج کے علاوہ قادیانی دوسرے بڑے بڑے محکموں میں بھی گھسے ہوئے ہیں' اس لئے کہ ان کے خلیفہ نے حکم جاری فرمایا تھا کہ:

"جب تک سارے محکموں میں ہمارے آدمی نہ ہوں' ان سے جماعت پوری طرح کام نہیں لے سکتی' مثلاً موٹے موٹے محکموں میں فوج ہے' پولیس ہے' ایڈمنسٹریشن ہے' ریلوے ہے' فنانس ہے' اکاؤنٹس ہے' کسٹمز ہے' انجینئرنگ ہے' یہ آٹھ دس موٹے موٹے صیغے ہیں جن کے ذریعے جماعت اپنے حقوق محفوظ کرا سکتی ہے اور پیسے بھی اس طرح کمائے جاسکتے ہیں کہ ہر صیغے میں ہمارے آدمی موجود ہوں اور ہر طرح ہماری آواز پہنچ سکے۔"

(الفضل ۱۱/ جنوری ۱۹۵۲ء)

احمدیوں نے پاکستان کو توڑنے میں نہ کوئی کسر چھوڑی اور نہ کوئی کسر چھوڑ رہے ہیں' ان کا رابطہ نہ صرف پاکستان دشمن عناصر کے ساتھ ہے' بلکہ ان کا اپنا پروگرام بھی بڑا پُریقین ہے' پاکستان بننے کے بعد ابتدا ہی میں ان لوگوں کا پروگرام بڑا پُریقین تھا مثلاً:

ا:...... "۱۹۵۲ء کو گزرنے نہ دیجئے' جب تک احمدیت کا رعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جاسکتی' اور وہ مجبور ہوکر احمدیت کی آغوش میں آگرے۔"

(الفضل ۱۶/ جنوری ۱۹۵۲ء)

۲:...... "وقت آنے والا ہے' جب یہ لوگ (مخالفین ومنکرین) مجرموں کی حیثیت میں ہمارے سامنے کھڑے ہوں گے۔" (الفضل ۲۹/ جولائی ۱۹۵۲ء)

۳:...... اپنا یا بیگانہ کوئی اعتراض کرے' پروا نہیں' ہوتا وہی ہے جو میں نے کہا ہے اور وہی ایک دن ہم کرکے رہیں گے۔

وہ کیا تھا' مرزا صاحب نے ۲۳/ جولائی ۱۹۴۸ء کو یعنی پاکستان بننے کے پونے گیارہ ماہ بعد کوئٹہ میں ایک خطبہ دیا' جس میں اعلان کیا کہ وہ بلوچستان کو احمدی صوبہ بنانا چاہتے ہیں' پھر یہی اعلان مرزا صاحب نے دوبارہ ۵/ جولائی ۱۹۵۰ء کو ایک خطبہ میں کیا اور اس کا اعتراف منیر انکوائری کمیٹی کے روبرو بھی کیا' چنانچہ رپورٹ مذکورہ میں اس پر نقد و بحث موجود ہے کہ:

"مرزا محمود نے کوئٹہ میں جو تقریر کی وہ نہ صرف نامناسب بلکہ غیرمآل اندیشانہ اور اشتعال انگیز تھی' انہوں نے اپنے پیروؤں کو ہدایت کی کہ تبلیغ احمدیت کے پروپیگنڈا کو تیز کردیں تاکہ ۱۹۵۲ء کے آخر تک پوری مسلم آبادی احمدیت کی آغوش میں آجائے' ظاہر ہے کہ اس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا لازمی تھا۔"

(رپورٹ کا اردو متن ۲۸۰)

مرزا صاحب نے مزید اعلان کیا کہ:

"میں یہ جانتا ہوں کہ اب یہ صوبہ بلوچستان ہمارے ہاتھوں سے نکل نہیں سکتا' یہ ہماری شکارگاہ ہوگا' دنیا کی ساری قومیں مل کر بھی ہم سے یہ علاقہ نہیں چھین سکتیں۔"

مرزائی گروپ نے پاکستان کی ان شخصیات کو ہراساں یا ختم کرنے کی بھی کوشش کی ہے' جنہوں نے اس فرقے کے خلاف سوچنے کی بھی زحمت گوارا کی' اس سلسلے میں پاکستان کے پہلے وزیراعظم نوابزادہ لیاقت علی خان اور پنجاب کے سابقہ گورنر نواب آف کالا باغ امیر محمد خان کا نام لیا جاتا ہے' اول الذکر پاکستان کے پہلے قادیانی وزیرخارجہ سرظفر اللہ خان کو

وزارت سے الگ کرنے کا فیصلہ کر رہے تھے اور موخر الذکر نے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان مرحوم کو یہ مشورہ دیا تھا کہ:

۱:..... ان کے گرد و پیش لادین عناصر جمع ہو گئے ہیں۔

۲:.....ان کے مزاج میں قادیانی دخیل ہوتے جا رہے ہیں۔

نواب آف کالا باغ کے قتل کی ایک وجہ ان کی مرزا ایم ایم احمد سے وہ سخت گفتگو بھی بیان کی جاتی ہے' جو انہوں نے مرکزی کابینہ کی ایک میٹنگ میں کی' اس کا واقعہ یوں ہے کہ:

میٹنگ میں اکثر وزراء نے زور دیا کہ علماء اس ملک کے لئے رجعت و مصیبت کا باعث ہو گئے ہیں' انہیں گربہ کشتن روز اول کے مصداق کھونٹے پر باندھا جائے' ساری کابینہ متفق نظر آ رہی تھی کہ مسٹر اے ٹی ایم مصطفیٰ نے شدت سے مخالفت کی اور یہاں تک فرمایا کہ: ''علماء کی آڑ میں اسلام کی مخالفت ہو رہی ہے' کوئی غلط فیصلہ ہوا تو وہ کابینہ سے استعفیٰ دے دیں گے۔'' اسی اجلاس میں نواب کالا باغ نے ایم ایم احمد کو گھورتے ہوئے کہا کہ جن مولویوں سے آپ لوگ نالاں ہیں' ان کی خطا کیا ہے؟ یہی کہ وہ اس ملک میں اللہ و رسول کا نام لیتے ہیں' آپ کو وہ لوگ نظر نہیں آتے جو یہاں نبوت کا کھڑاگ رچا کر خلافت بنائے بیٹھے ہیں اور میری معلومات کے مطابق ان کے خطرناک سیاسی منصوبے اس ملک (پاکستان) کو تہس نہس کرنے کی خفیہ کوششوں کا حصہ ہیں: نواب آف کالا باغ کی اس گھرکی پر یہ مسئلہ ختم ہو گیا' لیکن مرزائیوں کی سازشیں شروع ہو گئیں' نواب صاحب کو گورنری سے الگ کروایا گیا اور بعد میں گولی مروا دی گئی۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری (امیر اول عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کے قتل کے لئے ایک شخص راجندر سنگھ آتش کو مقرر کیا گیا' لیکن وہ ضمیر کی سرزنش پر منحرف ہو گیا' اور اس نے مرزائیوں کی سازش کا انکشاف کر دیا۔ ۱۵/جنوری ۱۹۵۲ء کے الفضل میں مرزا محمود نے اعلان کیا کہ:

''آخری وقت آ پہنچا ہے' ان علمائے حق کے خون کا بدلہ لینے کے لئے جن کو یہ علماء قتل کراتے آئے ہیں اب ان کے خون کا بدلہ لیا جائے گا۔''

مرزا محمود نے ان علماء کے نام بھی لکھے ہیں' جن سے علمائے حق کے خون کا بدلہ لینے کا اعلان کیا ہے' وہ نام یہ ہیں:

۱:.... سید عطاء اللہ شاہ بخاری'

۲:.....ملا احتشام الحق تھانوی'

۳:.....ملا عبدالحامد بدایونی'

۴:.....ملا مفتی محمد شفیع'

۵:.....ملا مودودی۔

اب بھی اس گروہ کا پاکستان کش منصوبہ ختم نہیں ہوا ہے۔ تمام غیر اسلامی طاقتیں ان کی پشت پناہی کر رہی ہیں' اور یہ پشت پناہی اس جماعت کے آغاز سے لے کر اب تک ہو رہی ہے۔ مثلاً:

(۱) برطانیہ' جس نے اسلامی اتحاد کو توڑنے اور دین میں رخنہ ڈالنے کے لئے اس جماعت کے بانی کو نبی بنایا اور پھر مخالفوں اور دشمنوں سے اس کی حفاظت کرتی رہی' اب تک یہ طاقت اس گروہ کی پشت پناہی کر رہی ہے۔

(۲) امریکا' یہ بھی اسلام دشمن عناصر میں سے ایک ہے' یہودیوں کے لئے فلسطین بنانے میں اس کا بڑا ہاتھ ہے' اب بھی فلسطینی عربوں کی مخالفت اور اسرائیلی یہودی کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مسلمان علماء نے دوسرے مطالبات کے علاوہ یہ مطالبہ بھی کیا کہ سر ظفر اللہ خان (قادیانی) وزیر خارجہ کو وزارت سے علیحدہ کیا جائے اور خواجہ ناظم الدین کے سامنے اپنا مطالبہ پیش کیا۔ خواجہ ناظم الدین نے علماء کے اس مطالبے کی تکمیل سے معذوری ظاہر کی اور کہا کہ: ''اگر سر ظفر اللہ خان کو وزارت سے نکال دیا گیا' تو امریکا گندم کی فراہمی بند کر دے گا۔''

(۳) اسرائیل' عربوں کے لئے یہ ملک جتنا خطرناک ہے' اس سے زیادہ پاکستان کے لئے خطرناک ہے' اسرائیل میں کسی شخص کو بھی تبلیغ مذہب کی اجازت نہیں ہے' مگر اس قادیانی ٹولے کے لئے اس کی اجازت ہے' اسرائیلی فوج میں مرزائیوں کا کوٹہ مخصوص ہے' اسرائیل میں قادیانیوں کا مذہبی پیشوا بیٹھتا ہے جبکہ موجودہ خلافت لندن میں ہے۔

(۴) ہندوؤں اور انگریزوں نے تو اس فرقے کی بنیاد رکھی ہے' ان کی ہمدردیاں بھی اس جماعت کے ساتھ ہیں۔

☆☆..........☆☆

تین اشخاص

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بات کرنا پسند نہیں فرمائیں گے نہ ان کو نظر رحمت سے دیکھیں گے نہ ان کو گناہوں سے پاک کریں گے' ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا' ان میں ایک وہ جو اپنے کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے لٹکائے' دوسرا احسان جتلانے والا اور تیسرا وہ جو جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا مال بیچے۔''

موت کی تیاری کیجئے!

ہماری نمازیں ہوں یا روزے' صدقات ہوں یا خیرات اور دیگر اعمال خیر' پیاس کے وقت ملنے والے پانی کے ایک گھونٹ اور بھوک کے وقت کے ایک لقمہ کی بھی برابری نہیں کر سکتے

مولانا اشہد رشیدی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک قریب المرگ نوجوان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: تم اپنے تئیں کیا محسوس کر رہے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! میں اللہ رب العزت سے رحمت اور مغفرت کی امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں' نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی بندے کے دل میں موت کے وقت یہ دونوں باتیں پیدا ہوجائیں تو اللہ رب العزت اس کو وہ چیز عطا فرما دیتا ہے (مغفرت اور رحمت) جس کی وہ اللہ سے امید رکھتا ہے اور جس چیز کی وجہ سے وہ خوف محسوس کرتا ہے (گناہ) اس کے وبال سے اس کو اللہ تعالیٰ محفوظ کر دیتا ہے۔ (ترمذی' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

تشریح:

درج بالا روایت میں آخرت کی کامیابی کے خواہشمند اور حسن خاتمہ کی آرزو رکھنے والے لوگوں کے لئے دو اصول نصیحتیں موجود ہیں' جس نے ان کو مضبوطی سے پکڑ لیا' کامیابی اس کے قدم چومے گی اور موت اس کے لئے اللہ رب العزت سے رضا اور خوشنودی کے ساتھ ملاقات کا ذریعہ ثابت ہوگی اور جس نے ان کو نظر انداز کیا وہ نقصان میں رہے گا۔

۱:...... نبی کریم ﷺ کے سامنے صحابی نے جن دو باتوں کا تذکرہ کیا' ان میں سے پہلی بات یہ تھی: ارجو اللہ یا رسول اللہ! میں اللہ رب العزت سے عفو و درگزر' رحمت اور مغفرت کی امید رکھتا ہوں' انسان کو اللہ رب العزت سے خیر ہی کی امید رکھنی چاہئے اور اس کے عفو و درگزر کا امیدوار ہونا چاہئے' اپنے اعمال پر بھروسہ کر کے جنت کا حق دار بننے کی کوشش نہ کرے' کیونکہ اللہ کی نعمتوں اور اس کے احسانات کے مقابلے میں ہماری عبادات کی کوئی حیثیت نہیں ہے' ہماری نمازیں ہوں یا روزے' صدقات ہوں یا خیرات اور دیگر اعمال خیر پیاس کے وقت ملنے والے پانی کے ایک گھونٹ اور بھوک کے وقت کے ایک لقمہ کی بھی برابری نہیں کر سکتے' اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا ہی امیدوار بننا چاہئے اور ہرگز ہرگز اپنے اعمال پر تکبر نہیں کرنا چاہئے' چنانچہ ایک روایت میں نبی کریم ﷺ پندرھویں شعبان کی رات میں اللہ رب العزت کے عفو و درگزر کا تذکرہ کر رہے تھے اور بنو آدم پر اس مبارک رات میں برسائے جانے والے انعامات واحسانات نیز رحمت و مغفرت کو بیان فرما رہے تھے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بول اٹھیں:

"حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا کوئی بھی اللہ کے فضل و کرم کے بغیر جنت میں نہیں داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص بھی بغیر اللہ کے رحم و کرم کے جنت میں داخل نہیں ہوسکے گا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بھی؟ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو اپنی پیشانی پر رکھا اور فرمایا کہ میں بھی بغیر اللہ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت کے جنت میں نہیں داخل ہوسکوں گا۔" (بیہقی)

نوٹ: دینی اداروں' اسلامی تنظیموں' دینی جماعتوں سے منسلک افراد نیز اعمال صالحہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے لوگ نبی کریم ﷺ کے ارشاد بالا کو اپنے ذہن و دماغ میں بٹھالیں اور اپنے نیک اعمال اور دینی جدوجہد پر بھروسہ کر کے آخرت کی فکر اور مغفرت کی طلب سے لاپرواہی نہ برتیں' نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر اعمال خیر کون انجام دے سکتا ہے؟ دین اسلام کی نشر و اشاعت اور اس کو پھیلانے کی جدوجہد آپ سے زیادہ کون کر سکتا ہے؟ تبلیغ دین کے سلسلہ میں صعوبتیں اور پریشانیاں آپ ﷺ سے زیادہ کس نے برداشت کیں' لیکن ان تمام اعمال خیر اور دینی جدوجہد کے باوجود آپ ہمہ وقت اللہ سے عفو و درگزر' مغفرت اور رحمت کو طلب کرتے رہتے تھے' کیونکہ انسان کے اعمال اس کو جنت میں نہیں پہنچا سکتے اور اس کو مغفرت نہیں دلا سکتے' یہ تو اللہ کے فضل و کرم ہی سے انسان کو حاصل ہوسکتی ہے' آج کل بہت سے لوگ دینی کاموں میں شریک ہونے کے بعد اپنی آخرت سے بے پرواہ ہوجاتے ہیں گویا وہ اپنے نیک عمل پر بھروسہ کر کے اسی کو کافی سمجھ بیٹھے ہیں اور اپنی

مغفرت سے بے فکر ہوکر دوسروں کی اصلاح اور تربیت میں لگ جاتے ہیں' نبی کریم ﷺ کا درج بالا ارشاد امت کو متنبہ کرتا ہے اور اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ سب کچھ کرنے اور تمام تر اعمال خیر کو انجام دینے کے باوجود اپنی آخرت اور طلب مغفرت سے زندگی کے کسی موڑ پر غفلت نہ برتی جائے اور کسی قیمت پر محض اپنے اعمال پر بھروسہ نہ کیا جائے اور توبہ و استغفار برابر کیا جاتا رہے۔

۲:......صحابی ؓ نے روایت بالا میں نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں دوسری بات یہ ذکر فرمائی:

واخاف ذنوبی! مجھے اپنے گناہوں سے ڈر لگتا ہے' گناہوں سے ڈرنا یہ بڑی عظیم صفت ہے جو گناہوں سے ڈرے گا وہ سچے دل سے توبہ کرے گا' وہ تنہائیوں میں اپنے رب کے سامنے گڑگڑائے گا' اس کی آنکھوں سے ندامت کے آنسو بہیں گے وہ اپنے کرتوت پر شرمندگی کا اظہار کرے گا اور آئندہ اپنے اعمال کو درست کرنے کا پختہ عزم کرے گا اور جو ایسا کرے' اس کے بارے میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

"میں مغفرت کرنے والا ہوں' اس شخص کی جو گناہوں سے توبہ کرے' ایمان لائے' نیک عمل کرے اور پھر سیدھے راستہ پر چل پڑے۔"

آج کل لوگ گناہوں میں مبتلا ہوکر توبہ و استغفار کرنے کے بجائے اللہ کی رحمت و مغفرت کے امیدوار بننے کی جاہلانہ کوشش کرتے ہیں' جس نے گناہوں کے راستہ کو اپنایا معصیت کی راہ پر چلا اور خواہشات نفس کی پیروی کی' اس نے رحمٰن کو ناراض کرکے شیطان کو راضی کیا اور اس کا پیروکار بن گیا اور جو اس کے گروہ میں شامل ہوگیا' اس کے بارے میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

"میں تجھ کو اور تیرے تمام پیروکاروں کو جہنم میں جھونک دوں گا۔"

کامیاب شخص وہ ہے جو گناہوں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرے اور اگر کبھی گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ واستغفار کے ذریعہ سے اس کی معافی کی فکر کرے' اللہ کی رحمت کا طالب بنے اور اپنے گناہوں سے خوفزدہ رہے' یہی وہ اوصاف ہیں' جن کا تذکرہ قرآن کریم میں اللہ نے نیک لوگوں کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے کیا ہے:

"ان کے پہلو بستروں سے الگ ہوتے ہیں (راتوں میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں) وہ اپنے رب کو خوف و امید کے ساتھ یاد کرتے ہیں (اپنے گناہوں سے خوفزدہ رہتے ہیں اور رحمت خداوندی کے امیدوار) اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی دونوں اوصاف سے متصف فرمائے اور خصوصاً موت کے وقت خوف و رجاء کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

☆☆............☆☆

روزہ دار کے لئے ہدایات

حضرت امام غزالی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ روزے میں چھ باتوں کا خیال رکھنا چاہئے:

۱: آنکھوں کی حفاظت کریں: ان کو ہر چیز سے روکیں جو اللہ کے سوا روزہ دار کو دوسری باتوں میں مشغول کرنا چاہئے' خصوصاً اس چیز کو نہ دیکھیں جو شہوت انگیز ہو' حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: آنکھ کا دیکھنا شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے' جسے زہر کا پانی دیا ہوا ہے' جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس سے بچے گا' اللہ تعالیٰ اسے خلعت ایمانی عطا فرمائے گا' جس کی حلاوت خود اس کے دل میں آئے گی' پانچ باتیں روزہ دار کو نہ کرنی چاہئیں: (۱) جھوٹ بولنا' (۲) غیبت کرنا' (۳) دوسروں کے عیب بیان کرنا' (۴) ناحق قسم کھانا' (۵) شہوت کی نظر سے دیکھنا۔

۲: زبان کی حفاظت کریں: بے ہودہ باتیں نہ کریں' ذکر الٰہی یا تلاوت قرآن مجید میں مشغول رہیں یا خاموشی اختیار کریں' مناظرہ اور لڑائی جھگڑا سب بے ہودہ باتوں سے زیادہ زیاں کار ہیں' غیبت اور جھوٹ' بعض حضرات علماء کے نزدیک روزے کو باطل کرتے ہیں......

۳: کانوں کی حفاظت کریں: (غیر شرعی) باتیں جو کرنی نہ چاہئیں ان کو کانوں سے بھی نہ سنیں' یاد رکھیں کہ غیبت اور جھوٹ وغیرہ سننے والا ان کو بیان کرنے والے کے ساتھ گناہ میں شریک ہے۔

۴: ہاتھ پاؤں اور بدن کے تمام اعضاء کی حفاظت: ناشائستہ (غیر شرعی) باتوں سے گریز کریں جو شخص روزے رکھتا ہے اور ناشائستہ (غیر شرعی) باتیں کرتا ہے' تو وہ اس بیمار کی طرح ہے جو پھل کو کھانے سے پرہیز کرتا ہے مگر زہر کھالیتا ہے' یاد رکھیں کہ ہر گناہ زہر (کی مانند) ہے' (اس سے بچیں)۔

۵: روزہ افطار کے وقت حرام و شبہ کی چیز کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

۶: افطار کے بعد روزہ دار کا دل خوف و امید کے درمیان معلق رہنا چاہئے کیا خبر کہ (روزہ قابل قبول تھا اور) قبول ہوا ہے یا نہیں...... (کیمیائے سعادت)

وقت کی اہمیت

مولانا اسرار الحق قاسمی

دنیا کی ہر چیز وقت سے جڑی ہوئی ہے' اور اسی سے اس کی اہمیت اور قیمت بڑھتی گھٹتی رہتی ہے' شریعت اسلامیہ نے بالخصوص اس کا لحاظ و پاس رکھا ہے اور بہت سی عبادتوں کو وقت سے جوڑ دیا ہے جیسے: نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' صدقۂ فطر اور قربانی وغیرہ۔ اگر آدمی نماز کو وقت سے پہلے پڑھے تو وہ نماز ہی معتبر نہ ہوگی اور اگر وقت کے بعد پڑھے تو وہ قضا کہلائے گی ادا نہ ہوگی' اس لئے کہ نماز کو اللہ تعالیٰ نے وقت کے ساتھ مقید رکھا ہے اور روزہ کو بھی وقت سے معلق کر دیا ہے اور اس کی ابتدا و انتہا کی تعیین کر دی گئی ہے۔

معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ان اوقات کے علاوہ کسی اور وقت کو روزہ کے لئے متعین کر لے تو وہ روزہ اس بندہ کی جانب سے قابل قبول نہ ہوگا' صرف اسلام نے ہی وقت کی اہمیت پر زور نہیں دیا ہے بلکہ دوسرے مذاہب نے بھی وقت کی پابندی کا خیال رکھا ہے' جس کا ثبوت ان کے تہواروں اور مذہبی رسوم میں واضح طور سے دکھائی دیتا ہے' اس لئے مجموعی طور پر اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ عبادات کے علاوہ دوسرے امور میں بھی وقت کی بہت اہمیت ہے' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کرنے کے بارے میں بھی وقت کا لحاظ رکھا ہے اور فرمایا کہ ہم نے کائنات کو چھ دن میں پیدا کیا ہے گویا دنیا کی پیدائش میں بھی وقت کی پابندی کی گئی ہے۔

اسی طرح انسان کی تخلیق میں بھی وقت کا بہت اہم کردار ہے' اگر وقت کی متعین مدت سے پہلے انسان پیدا ہو جائے تو وہ نا تمام اور نامکمل ہوتا ہے' اور مدت مقررہ کے بعد کی پیدائش بچہ کی زندگی کے لئے خطرہ بنی رہتی ہے۔ وقت کی قیمت اور اس کی اہمیت کے پیش نظر اسلام نے انسان کے تمام کاموں کو وہ عبادات ہوں کہ معاملات' خوشی ہو کہ غم' ہر ایک کو وقت کے ساتھ جوڑ دیا اور قرآن کریم کے اندر ایک مکمل سورۃ نازل فرمادی' جس میں اللہ تعالیٰ نے وقت کی قسم کھا کر یہ بات بیان کی ہے' خود اللہ کے دوست کہلانے والے اولیاء اللہ جن کے بارے میں ہم سب کا عام تصور یہ ہے کہ وہ تو دنیا کی آلائشوں سے پاک زندگی گزارتے تھے' ان نیک بندوں نے بھی وقت کی اہمیت کو سمجھا اور اپنے اپنے انداز میں مختلف موقعوں پر اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اپنے اوقات کو نیک اور بھلائی کے کاموں میں لگانے کی تاکید کی ہے۔

علماء امت اور صلحاء ملت نے وقت کی پابندی کا بہت خیال کیا ہے اور کسی بھی لمحہ کو ضائع نہیں ہونے دیا۔ مثلاً یحییٰ بن ہبیرہ نے وقت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے کہا:

> "جس چیز کی حفاظت پر توجہ دیتے ہو' اس میں سب سے زیادہ قیمتی اور نفیس شے وقت ہے' جس کا ضائع ہونا بھی بہت آسان ہے۔"

بعض حکماء نے کہا کہ: "وقت تلوار ہے' اگر تم اس کو نہیں کاٹو گے (یعنی ٹھیک طرح نہیں گزارو گے) تو وہ تم کو کاٹ دے گا۔

وقت تلوار ہے' اگر تم اس کو نہیں کاٹو گے (یعنی ٹھیک طرح نہیں گزارو گے) تو وہ تم کو کاٹ دے گا

امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ: "میں نے صوفیاء کی صحبت اختیار کی اور ان سے سوائے دو حرف کے اور کچھ بھی نہیں سیکھا' اول یہ کہ وقت تلوار ہے اور اگر تم اس کو نہیں کاٹو گے تو وہ تمہیں کاٹ دے گا' دوسری بات انہوں نے یہ فرمائی کہ: انسان کا نفس (اس کے تابع ہوتا ہے) اس کو حق میں مشغول رکھے ورنہ نفس انسان کو باطل میں لگا دیتا ہے۔ (قیمۃ الزمن)

درحقیقت انسان کا وقت ہی انسان کی عمر ہے' جو بادل سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ گزر جاتا ہے' انسان کی زندگی کا جو وقت اللہ کے لئے اور اللہ کے ذکر اور اللہ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق گزرتا ہے' وہی اس کی زندگی کا حاصل اور اس کی عمر کا نفع ہے' اس کے علاوہ اس کی زندگی لا حاصل اور بیکار ہے' چاہے اس کو ہزار سال کی زندگی مل جائے' ایسے شخص کی موت جو اپنا وقت لہو و لعب میں گزارتا ہے' زندگی سے بہتر ہے' چنانچہ علماء امت اور سلف صالحین ہمیشہ اپنے وقت کو نیک اور بھلے کاموں میں خرچ کرنے میں لگاتے اور ایک لمحہ بھی یونہی ضائع ہونے سے بچاتے۔

عامر بن قیسؒ جو ایک مشہور تابعی ہیں' ان سے منقول ہے کہ ایک بار ان سے کسی شخص نے کچھ بات کرنی چاہی تو آپ نے کہا: سورج کو پکڑ لو تا کہ میں تم سے بات کروں' کیونکہ زمانہ مستقل چلتا رہتا ہے اور گزرتا رہتا ہے' جو کبھی لوٹتا نہیں ہے' اس کا خسارہ کبھی پورا ہونے والا نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی بدل ہے' اس لئے کہ وقت کو عمل سے بھرا جاتا ہے تو جو وقت بلا عمل گزر جائے گا' اس کو دوبارہ بھرا نہیں جا سکتا۔

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اس دن سے زیادہ افسوس اور ندامت آج تک کسی چیز پر نہیں ہوئی' جس دن میں نے کوئی کام نہیں کیا اور میری عمر کا

وہ حصہ یونہی گزر گیا اور میری زندگی کم ہوگئی۔

خلیفہ خامس عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

انسان کی زندگی کا جو وقت اللہ کے لئے اور اللہ کے ذکر اور اللہ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق گزرتا ہے وہی اس کی زندگی کا حاصل اور اس کی عمر کا نفع ہے

کہ رات دن تمہارے لئے کام کر رہے ہیں' لہٰذا تم ان دونوں کے اندر کام کرو' حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اے انسان! تم ہی دن رات ہو' جب ایک دن گزر گیا تو گویا کہ تمہارا بعض حصہ چلا گیا' اور فرمایا: میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو لوگ سونے چاندی سے زیادہ وقت کی حفاظت کرتے ہیں۔

حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ جو پایہ کے محدث اور نمونہ سلف تھے' آپ کے بارے میں آپ کے تلمیذ رشید عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں کہ: اگر حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا جاتا کہ آپ کل انتقال فرما جائیں گے تو آپ اپنے عمل میں ذرا بھی اضافہ نہیں کر سکتے تھے' یعنی وہ پہلے سے اپنے وقت کو اس قدر منظم اور مرتب کر کے رکھتے تھے کہ کوئی وقت خالی ہی نہیں تھا کہ اس میں کچھ عمل کر سکیں' جیسا کہ موسیٰ بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر میں لوگوں سے کہوں کہ میں نے حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ کو کبھی بھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا ہے تو جھوٹ نہیں ہوگا' اس لئے کہ وہ ہمیشہ مشغول رہا کرتے تھے یا تو حدیث بیان کرتے یا قرآن کریم کی تلاوت کرتے یا تسبیح پڑھتے یا نماز پڑھتے' اپنے دن کو انہیں چیزوں پر تقسیم کر رکھا تھا۔

یونس بن مؤدب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ کا جب انتقال ہوا تو آپ نماز میں تھے۔ رحمۃ اللہ رحمۃ واسعہ۔

ابو ہلال عسکری رحمۃ اللہ علیہ خلیل بن احمد فراہیدی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ دنیا کے ذہین ترین انسانوں میں سے ایک تھے' آپ کے نزدیک وقت کی اہمیت اس قدر تھی کہ آپ نے فرمایا کہ جو وقت مجھ پر سب سے زیادہ بھاری اور بوجھ معلوم ہوتا ہے' وہ وقت ہے جو کھانے میں گزرتا ہے۔

غرض ہم دیکھتے ہیں کہ کس کس طرح سے ہمارے اسلاف نے اپنے وقت کی حفاظت کی ہے اور اس کو ضائع ہونے سے بچایا ہے' ہم یہاں پر صرف ان بزرگوں اور علماء کے حالات قلم بند کرنا چاہیں گے جنہوں نے وقت کی حفاظت کر کے امت کے لئے علم و آگہی کا خزینہ فراہم کیا' ابتدائے زندگی سے لے کر زندگی کے آخری سانس تک وہ اسی فکر میں لگے رہے کہ کس طرح سے ایک ایک مسئلہ دلائل اور براہین کی روشنی میں واضح ہو کر امت کے سامنے آئے کہ وہ اس سے استفادہ کرے اور نبوی طریقے کے مطابق اپنے شب و روز گزارے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ جو امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مایہ ناز شاگردوں میں ہیں' آپ ۱۱۳ ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور ۱۸۲ ہجری میں وفات پائی' آپ عباسی دور خلافت کے تین خلفاء ہادی' مہدی اور رشید کے زمانہ میں قاضی رہے اور آپ پہلے شخص ہیں جن کو قاضی القضاۃ کا لقب دیا گیا' مسائل کو حل اور اس کی توضیح و تشریح کرنے کی آپ کو اس قدر فکر رہا کرتی تھی کہ زندگی کے آخری لمحہ میں جب کہ انسان اپنی جائیداد' آل و اولاد کی فکر سے پریشان ہوتا ہے' کبھی مال سے متعلق کوئی فکر دامن گیر ہے تو کبھی کسی اولاد اور رشتہ دار کی طرف سے پریشانی ہے' مگر آپ تھے کہ اس وقت میں بھی مسائل کو حل کرنے کی فکر میں تھے' اس امید پر کہ شاید اس مسئلہ سے کسی کا فائدہ ہو جائے اور اس کو دینی بصیرت حاصل ہو جائے' آپ کے شاگرد ابراہیم بن جراح رحمۃ اللہ علیہ کوفی بیان کرتے ہیں کہ: جب امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے تو میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا' لیکن جب حاضر خدمت ہوا تو دیکھا کہ آپ پر بیہوشی طاری ہے' تھوڑی دیر میں جب میں نے کہا کہ اس وقت اور ایسی حالت میں آپ مسائل کے بارے میں دریافت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں' ہوسکتا ہے کہ ہمارے اس مذاکرے سے کسی کو فائدہ پہنچ جائے۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: پھر آپ نے مجھ سے پوچھا کہ حج میں رمی جمار کرنا' سوار ہو کر یا بغیر سواری کے کون افضل ہے؟ میں نے کہا سوار ہو کر' امام صاحب نے فرمایا کہ نہیں' پھر میں نے کہا: پیدل بغیر سواری کے' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں' تو میں نے کہا: اللہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے راضی ہو' آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی بتادیجئے کہ کون سا طریقہ افضل ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: جس رمی جمار میں دعا کے لئے ٹھہرتا ہے' اس میں بغیر سواری کے رمی کرنا افضل ہے اور جس میں دعا کے لئے رکنا نہیں ہے' اس میں سوار ہو کر رمی کرنا افضل ہے۔ ابراہیم کا بیان ہے کہ

اسلام نے انسان کے تمام کاموں کو خواہ وہ عبادات ہوں یا معاملات' خوشی ہو یا غم' ہر ایک کو وقت کے ساتھ جوڑ دیا

اس کے بعد میں آپ کے پاس سے اٹھ کر ابھی دروازے کے پاس ہی پہنچا تھا کہ اتنے میں اندر سے رونے کی آواز آئی اور معلوم ہوا کہ آپ کی روح پرواز کر گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

یہی ہمارے علماء اور مشائخ کا طریقہ رہا ہے کہ انہوں نے وقت کے ایک ایک لمحہ کی حفاظت کی ہے' جیسا کہ خود امام ابو یوسف ؒ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ امام اعظم ابو حنیفہ ؒ کے ساتھ کے ایا ۲۹ سال رہے' اس دوران آپ ہمیشہ ظہر کی نماز امام صاحب کے ساتھ ادا کرتے' یہاں تک کہ عید اور بقر عید کے موقع پر بھی آپ غیر حاضر نہیں ہوئے الا یہ کہ آپ بیمار ہو جائیں' شجاع بن مخلد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو یوسف ؒ کو کہتے ہوئے سنا کہ: جب میرے لڑکے کا انتقال ہوا تھا تو میں اس کی تجہیز و تکفین میں اس خوف سے حاضر نہ ہو سکا کہ کہیں امام صاحب کی کوئی مجلس چھوٹ جائے اور اس کا افسوس زندگی بھر رہے' لہٰذا میں نے اپنے قریبی رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ذمہ اس کی تجہیز و تکفین چھوڑ دی۔ (مناقب ابی حنیفہ ؒ)

آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم وقت کی اہمیت سے پوری طرح غافل ہو چکے ہیں سمجھ ہی نہیں رہے ہیں کہ دنیا کی تمام چیزوں کے مقابلے میں ''وقت'' سب سے زیادہ قیمتی شے ہے' جسے فضول کاموں میں ضائع نہیں کرنا چاہئے' ہم گھنٹوں ٹی وی کے سامنے بیٹھے اپنا دین' اپنی دنیا دونوں برباد کرتے ہیں' دن دن بھر کرکٹ کے شوق میں کاروبار اور دیگر تعلیمی مصروفیتوں کو چھوڑ کر ٹی وی پر آنکھیں گڑائے رہتے ہیں' اللہ تعالیٰ ہم سب کو وقت کی حفاظت کرنے کی توفیق دے اور شر سے بچا کر خیر کا کام کرنے والا بنائے۔ آمین۔

☆☆.........☆☆

نبی وہ ہو نہیں سکتا جو کاذب تھا زمانے کا

فضل اکبر محمود گلاسگو

غلام قادیانی نے تعفن گو ہے پھیلایا
مگر شانِ محمدؐ میں فرق کوئی نہیں آیا

وہ نکلا ایک دیوانہ کہ جس نے چاند پر تھوکا
اصل میں متاع و مال و زر' عزت کا تھا بھوکا

دماغ اس جھوٹے مہدی کا کذب سے بھر گیا آخر
جہنم کے گڑھے میں آپ ہی خود گر گیا آخر

فخر جھوٹے نبی کو تھا فرنگی کی غلامی پر
تھا جو معمور ہر گورے آفیسر کی سلامی پر

زمانہ سازیوں میں قادیانی گرم تھا بے حد
کفر کی شوخیوں میں آدمی بے شرم تھا بے حد

اسے تھا ناچنا آتا فرنگی کے اشاروں پر
وہ سبقت لے گیا شیطان کے سارے ہی یاروں پر

حقیقت میں وہ عصرِ نو کا اک ایسا مداری تھا
ہزاروں سانپ تھے جس میں وہ اک ایسی پٹاری تھا

مثالِ سامری وہ عہدِ نو کا ایک ساحر تھا
فریب و مکر کی چالوں میں وہ دنیا کا ماہر تھا

محمدؐ کی بغاوت میں منہ کالا کرلیا جس نے
متاع کفر سے دامن ہے اپنا بھر لیا جس نے

فرنگی کی غلامی میں پھرا سر جس دیوانے کا
نبی وہ کیسے ہو اکبر جو کاذب تھا زمانے کا

قادیانی ظلی‘ بروزی کی اصطلاح

مولانا اللہ وسایا

قادیانی ظلی‘ بروزی کی اصطلاح استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں‘ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کا دعویٰ عین محمد ﷺ ہونے کا ہے اور رتبہ اور درجہ کے اعتبار سے تو محمد ﷺ سے بھی بڑھا ہوا ہونے کا ہے‘ ظل اور بروز کا نام لے کر تو ان کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ اس کی آڑ میں قادیانی نبوت کو فریب کا چولا پہنایا جائے اور آسانی سے اس فریب کاری کے ذریعہ مسلمانوں کا شکار کیا جا سکے‘ چنانچہ ملاحظہ فرمایئے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی...... جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں‘ صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔“ (کشتی نوح‘ خ ص:۱۶‘ ج:۱۹)

قارئین محترم! مرزا قادیانی کا کفر یہاں ننگا ناچ رہا ہے‘ اس کا یہ کہنا کہ میں ظلی بروزی ہوں‘ کیا مطلب؟ جب آئینہ میں حضور ﷺ کی شکل دیکھو تو وہ غلام احمد ہے اور جو غلام احمد آئینہ میں: کھائی دے رہا ہے وہ غلام احمد نہیں محمد ہی ہے‘ دونوں ایک ہیں پھر ظل اور بروز کی ڈھکوسلہ بازی کیسی؟ یہ تو صرف عوام کو مغالطہ دینا ہے اور بس!

قطع نظر اس خبث و بدباطنی کے مجھے یہاں یہ عرض کرنا ہے کہ ظلی بروزی کہہ کر مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کو قادیانی جو فریب کا چولا پہناتے ہیں‘ وہ بھی اصولی طور پر غلط ہے‘ کیونکہ مرزا لکھتا ہے:

”نقطہ محمدیہ ایسا ہی ظل الوہیت کی وجہ سے مرتبہ الٰہیہ سے اس کو ایسی مشابہت ہے جیسے آئینہ کے عکس کو اپنی اصل سے ہوتی ہے‘ اور امہات صفات الٰہیہ یعنی حیات‘ علم‘ ارادہ‘ قدرت‘ سمع‘ بصر‘ کلام مع اپنے جمیع فروع کے اتم و اکمل طور پر اس (آنحضرت ﷺ) میں انعکاس پذیر ہیں۔“ (سرمہ چشم آریہ‘ خ ص:۲۲۴‘ ج:۲‘ در حاشیہ)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

”حضرت عمرؓ کا وجود ظلی طور پر گویا آنجناب ﷺ کا وجود ہی تھا۔“ (ایام الصلح‘ خ ص:۲۶۵‘ ج:۱۴)

ایک اور جگہ لکھتا ہے:

”خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے۔“ (شہادت القرآن‘ خ ص:۳۵۳‘ ج:۶)

تو اب سوال یہ ہے کہ کیا کسی قادیانی کی ہمت ہے کہ مرزا قادیانی کے فلسفہ کے مطابق حضور ﷺ کو خدا کہہ دے؟ اور حضرت عمرؓ اور دیگر خلفا کو نبی اور رسول کہہ دے؟ قادیانی اس موقع پر قیامت تک مرزا قادیانی کا فلسفہ نہ قبول کریں گے‘ معاملہ یہ ہے کہ ظل اور بروز کا جو معنی‘ مطلب اور جو فلسفہ محمد ﷺ اور مرزا کے درمیان ہے‘ جس کی بنیاد پر اسے نبوت مل جاتی ہے‘ وہی معنی‘ مطلب اور وہی فلسفہ بقول مرزا حضور ﷺ اور خدا تعالیٰ کے درمیان ہے تو پھر حضور ﷺ کو خدائی کا درجہ کیوں نہیں دیا جاتا؟ یا حضرت عمرؓ اور دیگر خلفاء کو نبی کا درجہ کیوں نہیں دیا جاتا؟

معلوم یہ ہوا کہ ظل و بروز کا فلسفہ محض ڈھکوسلہ بازی اور مرزا کی جھوٹی نبوت کو فریب کا چولا پہنانے کی خاطر ہے‘ اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت اور حیثیت نہیں ہے۔

امکان کی بحث:

اکثر اوقات مرزائی امکان نبوت کی بحث چھیڑ دیتے ہیں‘ یہاں امکان کی بحث نہیں ہے‘ وقوع کی بحث ہے اگر وہ امکان کی بحث چھیڑیں تو تریاق القلوب کی درج ذیل عبارت پیش کریں۔

”مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے‘ اور اس کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے بُرے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں‘ اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ

خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے اور اسی گاؤں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لے کر آوے اور کہے کہ جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کرے گا' خدا اسے جہنم میں ڈالے گا' لیکن باوجود اس امکان کے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کبھی خدا نے ایسا نہیں کیا۔

(تریاق القلوب خ ص:۲۸۰' ج:۱۵)

جب یہ عبارت پڑھیں تو ساری پڑھ دیں کیونکہ عموماً تھوڑی سی عبارت پڑھنے کے بعد قادیانی کہتے ہیں کہ آگے پڑھو اور مجمع پر بُرا اثر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہاں پر یہ واقعہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ جب حضرت ابوسفیان زمانہ جاہلیت میں تجارتی سفر پر روم گئے تھے اور قیصر روم نے انہیں اپنے دربار میں بلا کر سوال پوچھے تھے' جن میں سے ایک سوال حضور ﷺ کے خاندان کے بارے میں تھا' جس کا انہوں نے جواب دیا تھا کہ وہ ایک بلند مرتبہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں' اور قیصر روم کا اس پر تبصرہ یہ تھا کہ انبیاء عالی نسب قوموں سے ہی مبعوث کئے جاتے ہیں۔ (بخاری' ص:۴' ج:۱)

معلوم ہوا کہ نبی کا عالی نسب ہونا یہ ایسا امر ہے' جس پر کافروں کو بھی اتفاق تھا' مگر مرزا غلام احمد قادیانی ایسا بدترین کافر تھا کہ وہ اپنے جیسے ہر ذلیل و کمینہ و بدکار کے لئے نبوت کی گنجائش اور امکان پیدا کر رہا ہے' دراصل وہ اپنے ذلیل خاندان کے لئے منصب نبوت کی گنجائش نکالنے کے چکر میں ہے۔

(قادیانی شبہات کے جوابات' ج:۱' ص:۷۲ تا ۷۴)

☆☆..................☆☆

مومن کی گمشدہ متاع

تحریر: ابو نایاب

المرسل: مولانا محمد نذر عثمانی' حیدرآباد

اپنی زبان قابو میں رکھ!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھے زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

۱:......جو شخص خاموش رہا نجات پا گیا۔

۲:......خاموشی سب سے آسان کام اور زیادہ نفع بخش عادت ہے۔

۳:......خاموشی اظہار نفرت کا بہترین طریقہ ہے۔

۴:......اعلیٰ درجے کا آدمی گفتگو کم کرتا ہے اور عمل زیادہ کرتا ہے۔

۵:......زیادہ باتیں کرنا دیوانگی کی دلیل ہے' چاہے وہ باتیں کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہوں۔

۶:......کم گوئی میں حکمت' کم خوری میں صحت' لوگوں سے کم ملنے جلنے میں عافیت ہے۔

۷:......عقل کی فضیلت فضول باتوں کے ترک میں ہے۔

۸:......جس چیز کے بارے میں جانتے نہیں ہو' اسے مت کہو' جس چیز کی ضرورت نہ ہو اس کی جستجو نہ کرو اور جو راستہ معلوم نہیں اس پر سفر مت کرو۔

۹:......نماز میں قلب کی حفاظت' مجلس میں زبان کی حفاظت' غصے میں دماغ کی حفاظت ضروری ہے۔

۱۰:......جس طرح میٹھا شربت پی جاتے ہو' غصہ بھی اسی طرح پی جایا کرو۔

۱۱:......اس کلام میں کوئی خوبی نہیں' جس سے اللہ کی رضا مقصود نہ ہو' اس مال میں کوئی بھلائی نہیں جو اللہ کے راستے میں خرچ نہ ہو' وہ آدمی اچھا نہیں جس کا حلم اس کے غصے پر غالب نہ ہو اور وہ آدمی بہتر نہیں جو اللہ کی رضا کے مقابلے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ کرے۔

۱۲:......چھوٹے ذہن کے لوگ ذاتیات پر تنقید کرتے ہیں' اوسط ذہن کے لوگ واقعات پر تنقید کرتے ہیں' بڑے ذہن کے لوگ نظریات پر تنقید کرتے ہیں اور عظیم لوگ خاموشی سے عمل پیرا رہتے ہیں۔

۱۳:......آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی باتیں چھوڑ دے۔

۱۴:......مصیبت بولنے کی ناک میں ہوتی ہے۔ (نہ بولتا نہ مرتا)

۱۵:......بُری باتیں کرنے سے خاموشی بہتر ہے۔

۱۶:......جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ خیر (بھلائی) کی باتیں کرے یا خاموش رہے۔

۱۷:......انسان اپنی زبان کی وجہ سے اس سے بھی زیادہ پھسل جاتا ہے جتنا اپنے قدم سے پھسلتا ہے۔

۱۸:......مومن طعنہ زنی کرنے والا' لعنت کرنے والا' فحش باتیں کرنے والا اور بے حیا نہیں ہوتا۔

۱۹:......دانا لوگ احمقوں سے تکرار نہیں کرتے۔

۲۰:......رحمن کے بندے جاہلوں سے سلامتی کی بات کرتے ہیں (الجھنے کے بجائے سلام کرکے گزر جاتے ہیں)۔

۲۱:......نصیحت ایسی چیز ہے جس کی عقلمندوں کو ضرورت نہیں ہوتی اور بے وقوف اسے قبول نہیں کرتے۔

۲۲:......اگر کوئی شخص تمہارا حق غصب کرلے اور بغیر لڑائی جھگڑے کے اس کی وصول کی توقع نہ ہو تو اس حق کو چھوڑ دو کیونکہ تمہارے دین کی اس میں حفاظت ہے۔

۲۳:......دنیا سے اس وقت تک محفوظ نہیں رہ سکتے' جب تک تم میں چار چیزیں نہ ہوں: (۱) لوگوں کی جہالت سے درگزر کرتے رہو' (۲) خود ان کے ساتھ کوئی حرکت جہالت کی نہ کرو' (۳) تمہارے پاس جو چیز ہے ان پر خرچ کرو' (۴) ان کے پاس جو چیز ہو اس کی امید نہ رکھو۔

۲۴:......رضا (بالقضاء) بہت کم ہے اور صبر مومن کی پناہ گاہ ہے۔

ہم تو دشمن کو بھی تہذیب کی سزا دیتے ہیں
تھپڑ سے نہیں مارتے نظروں سے گرا دیتے ہیں

درگزر کرنے کی عادت سیکھو
اے فرشتو! بشریت سیکھو

رابطے حد سے بڑھ جائیں تو غم ملتے ہیں
ہم اسی واسطے ہر شخص سے کم ملتے ہیں

پہلے تھے آپ آپ سے تم' تم سے تو ہوئے
ربط آپ سے بڑھایا تو بے آبرو ہوئے

خبروں پر ایک نظر

مقدس اوراق کی بے حرمتی سے بچنا تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے

سرائے نورنگ/لکی مروت (محمد طیب طوفانی)

سرائے نورنگ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' شبان ختم نبوت اور الطالب ٹرسٹ کے ایک وفد نے مختلف بازاروں کا تبلیغی دورہ کیا' وفد میں مولانا شمس الرحمٰن' مولانا محمد کریم خان' استاذ جامعہ دارالہدیٰ سرائے نورنگ' مولانا محمد اسرار استاذ جامعہ دارالعلوم خیسور سرائے نورنگ' ابن امین' اور راقم الحروف کے علاوہ دیگر احباب شریک تھے' ان حضرات نے فرداً فرداً ایک ایک دکان پر جاکر دکانداروں سے یہ درخواست کی کہ وہ اردو اخبارات میں گوشت' پکوڑے' مٹھائیاں اور دوسرے اشیائے خوردونوش دینے سے اجتناب کریں' ان اخبارات میں لازماً اللہ و رسول اور دوسرے مقدس اسماء لکھے ہوئے ہیں' جس سے ان کی بڑی بے ادبی ہوتی ہیں اور اخبارات کے یہ ٹکڑے پھر جگہ جگہ گندگی کے ڈھیروں پر سڑکوں اور گلیوں میں حتیٰ کہ گندے پانی کے نالوں میں پڑے رہتے ہیں' حضرت الشیخ امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صفدر' مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ (استاذ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک) اور دوسرے اکابر علماء کا فرمان ہے کہ جو شخص کسی کاغذ کو زمین پر پڑا دیکھے اور اس کو یقین بھی ہو کہ اس پر کہیں نہ کہیں اللہ کا مقدس نام لکھا ہوا ہے اور پھر بھی اسے نہ اٹھائے تو اس کے ایمان کے سلب ہونے کا خطرہ ہے' ان حضرات نے اپنے ساتھ کچھ چائنیز اور انگلش اخبارات بھی لئے تھے' جن دکانداروں کے پاس اردو اخبارات ہوتے ان سے یہ لے کر ان کے بدلے میں انگلش اخبارات دے دیتے اور آئندہ اردو اخبارات نہ لینے کی ترغیب دیتے' بازاروں کے دورے کے بعد شہر کے تمام علماء اور خطباء حضرات سے بھی ملاقات ہوئی اور انہیں بھی اس بارے میں بیانات کرنے کی ترغیب دی' بعدازاں سرائے نورنگ شہر میں جگہ جگہ مجلس ختم نبوت کی طرف سے مقدس اوراق کے لئے ڈبے بھی لگائے گئے' الحمدللہ عوام الناس نے بھی اس طرف توجہ دینا شروع کی اور سب حضرات نے نہایت ہی خوشی کے ساتھ بات سنی دوسرے علاقوں کے احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس بارے میں لائحہ عمل ترتیب دیں' اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

قادیانی غیر مسلم کو حرمین شریفین جانے سے روکا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرائے نورنگ' تحصیل و ضلع لکی مروت کے اراکین نے ایک درخواست وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان کو دی ہے' انہوں نے اپنی درخواست میں یہ لکھا ہے کہ قادیانیوں کے مذہبی پیشوا صاحبزادے ایوب احمد ولد عبدالرب نے غلط طریقہ سے حج درخواست فارم جمع کیا ہے' حالانکہ آئین کی رو سے مرزا غلام احمد قادیانی کے جملہ پیروکار غیر مسلم اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور شرعاً اور حکومت سعودیہ کے قانون کے مطابق کسی غیر مسلم کا حدودِ حرمین شریفین میں داخلہ ممنوع ہے۔ مذکورہ قادیانی کے درخواست فارم کا نمبر 272533*5 ہے اور یو بی ایل برانچ نمبر 1025 سرائے نورنگ درج ہے' جس کی کاپی مندرجہ ذیل ہے:

انہوں نے حکومت سے پُرزور درخواست کی ہے کہ اس قادیانی کے خلاف فوری طور پر راست قدم اٹھایا جائے اور اس کو حرمین شریفین جانے سے روکا جائے۔

کرے گا کون بھلا ہمسری تری آقا ﷺ

ناز سیٹھی

نسیم صبح بہار مدینہ آئی ہے
شگفتِ غنچۂ دل کا پیام لائی ہے

وہ رحمتوں کی گھٹا جو اٹھی تھی بطحا سے
وہ رحمتوں کی گھٹا سارے جگ پہ چھائی ہے

خوشا! وہ روضۂ اطہر کی جاں نواز فضا
ہمارے دیدہ و دل میں عجب سمائی ہے

مجھے بھی عشقِ محمدؐ کا حوصلہ دیدے
کہ دوجہاں کی حقیقت میں یہ کمائی ہے

فلک پہ چاند ستاروں کی سیج اللہ نے
حبیبؐ پاک کی معراج کو سجائی ہے

اے بادشاہی کے طالب درِ رسولؐ پہ آ
کہ بادشاہی تو اس دَر ہی کی گدائی ہے

کرے گا کون بھلا ہمسری تری آقاؐ
کہ تیرے قدموں کی ٹھوکر میں اک خدائی ہے

خیال نورِ محمدؐ سے جان و دل روشن
خیالِ نورِ محمدؐ کی روشنائی ہے

خوشی سے پھولے سماتا نہیں ہے قلبِ حزیں
کہ اس کی رحمتوں کی نازؔ یاد آئی ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 4583486-45141522 فیکس: 4542277 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

سید نفیس الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن
ناظم اعلیٰ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے